عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد ۳۳ | ۲۷ ذوالقعدہ تا ۳ ذوالحجہ ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۳ تا ۳۰ ستمبر ۲۰۱۲ء | شمارہ ۳۶

ستمبر کی دو یادگاریں

تفصیلی رپورٹ

سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

تحریک ختم نبوت

چند مخفی گوشے

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے لیے

خدمت قرآن کریم پر عالمی ایوارڈ

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

آپ کے مسائل

مولانا اعجاز مصطفیٰ

آبادی سے دور جنگل میں نماز جمعہ

محمد سہیل احسن، کراچی

س:...... عرض یہ ہے کہ ہم لوگ اپنی ملازمت کے سلسلے میں شہر سے باہر رہتے ہیں، یہ جگہ شہر سے تقریباً چالیس سے پچاس کلومیٹر دور ہے، یہ ایک کنسٹرکشن سائٹ ہے اور ہم ملازمین، جن کی تعداد چار سو سے پانچ سو ہے (اور جن میں تیس چالیس آفیسرز اور باقی اسٹاف ہے) مستقل ساٹھ دن رات یہاں قیام پذیر رہتے ہیں (واضح رہے کہ ہم چار، پانچ سو افراد اپنے خاندان، بیوی بچوں کے بغیر یہاں رہتے ہیں، مطلب یہاں رہائش پذیر چار پانچ سو افراد ہیں، چار پانچ سو گھرانے نہیں) یہیں پر ایک مسجد بھی قائم ہے، جہاں ہم پنج وقتہ نماز ادا کرتے ہیں، مسجد کے امام صاحب حافظ وقاری اور عابد وزاہد انسان ہیں، عالم نہیں ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا ہم اس مسجد میں نماز جمعہ ادا کر سکتے ہیں یا نہیں؟ کیونکہ اس مسجد کے علاوہ قریب میں اور کوئی مسجد نہیں ہے۔ قریب ترین آبادی جو کہ گاؤں نما ہے، تقریباً پینتیس کلومیٹر دور ہے اور اس آبادی کی مسجد میں جمعہ ہوتا ہے۔ ہم جس جگہ آباد ہیں یہاں قریب میں کوئی بازار، اسٹاپ، سڑک کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ جگہ جنگل اور پہاڑوں کے درمیان ہے۔ ہم کو بلا اجازت باہر جانے کی اجازت بھی نہیں ہے اور نہ ہی باہر کا بندہ اندر آ سکتا ہے۔ سیکورٹی کی وجہ سے اس علاقہ میں پانچ کلومیٹر دور کانٹے دار تار لگی ہوئی ہے۔ ضروریاتِ زندگی، روزمرہ کی اشیاء وغیرہ کے لئے کمپنی کی گاڑی روزانہ یا ایک دن بعد تقریباً اسی کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے جاتی اور آتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہم کو نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے ۳۵ کلومیٹر کا سفر طے کر کے جانا ہوگا یا ہم اپنی مسجد میں ہی جمعہ ادا کر سکتے ہیں؟ واضح رہے کہ یہ جگہ شہر کراچی، نوری آباد یا کراچی وغیرہ کے مضافات میں نہیں ہے کہ بلکہ ان دونوں علاقوں سے بہت ہی دور اندرون سندھ میں یہ جگہ واقع ہے۔

ج:...... کسی جگہ نماز جمعہ صحیح ہونے کے لئے جن شرائط کا پایا جانا لازم اور ضروری ہے، صورت مسؤلہ میں وہ شرائط موجود نہیں ہیں، لہٰذا مذکورہ جگہ نماز جمعہ ادا کرنا صحیح نہیں بلکہ حسب دستور عام دنوں کی طرح جمعہ کے دن بھی آپ لوگوں کے ذمہ نماز ظہر ادا کرنا فرض ہے، ہاں البتہ اگر کمپنی کا کوئی افسر یا دیگر عملہ میں سے کوئی شخص نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے شہر جا کر نماز جمعہ ادا کر کے آتا ہے تو شرعاً اس کی اجازت ہے اور ان کو نماز جمعہ ادا کرنے کا ثواب ملے گا تاہم اس طرح کرنا لازم اور ضروری نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

شوہر اگر خلع دے تو خلع واقع ہو جائے گا

س:...... میرا مسئلہ یہ ہے کہ میری بہن جس کی شادی کو دو سال ہو گئے ہیں کچھ گھریلو مسئلہ مسائل کی بنا پر اس نے ایک سال چھ مہینے سے علیحدگی اختیار کی ہوئی ہے اور وہ اب خلع کے لئے درخواست دے چکی ہے، جس کا فیصلہ ۱۵ سے ۲۰ دن میں ہو جائے گا۔ مجھے یہ معلوم کرنا تھا کہ اس سلسلے میں شریعت کے کیا احکامات ہیں، عدت ہوگی یا نہیں؟ خلع لینے پر اور اتنے عرصہ اپنے شوہر سے کوئی رابطہ نہیں تھا۔

ج:...... صورت مسؤلہ میں شوہر اگر خلع دے دیتا ہے تو یہ خلع واقع ہو جائے گا اور خلع کے بعد عورت پر عدتِ طلاق (تین ماہواریاں) لازم ہوگی عدت پوری کرنے کے بعد عورت دوسری جگہ شادی کر سکے گی، یہ اس صورت میں ہے کہ جب یہ خلع درست اور شریعت کے مطابق لیا ہو اور اگر خلع میں شرعی قواعد کا خیال نہ رکھا گیا ہو اور عورت نے اپنے طور پر عدالت سے ڈگری حاصل کر لی ہو جبکہ شوہر نہ عدالت میں حاضر ہوا اور نہ ہی وہ خلع پر راضی ہوا تو عدالت کی یہ ڈگری کالعدم ہوگی اور بیوی بدستور اپنے شوہر کے نکاح میں ہوگی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ

ختم نبوت

جلد: ۳۳ — ۲۷ ذوالقعدہ تا ۴ ذوالحجہ ۱۴۳۵ھ مطابق ۲۳ تا ۳۰ ستمبر ۲۰۱۴ء — شمارہ: ۳۶

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کا کامیاب انعقاد	۴	اداریہ
سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی تفصیلی رپورٹ	۶	مولانا مفتی خالد محمود
ستمبر کی دو یادگاریں!	۱۱	مولانا زاہد الراشدی
تحریک ختم نبوت.....چند مخفی گوشے	۱۳	محمد متین خالد
خدمت قرآن کریم پر عالمی ایوارڈ	۱۷	مولانا محمد ازہر مدظلہ
ایک ہفتہ شیخ الہند کے دیس میں! (۲۳)	۱۹	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
اعجاز نبوت......(۲)	۲۱	مولانا حافظ خلیل الرحمن راشدی
تبلیغی و دعوتی اسفار	۲۳	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

بنیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT. A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷-۳۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کا کامیاب انعقاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

الحمدللہ! 29ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس حسب معمول خوب کامیاب رہی۔ 7 ستمبر کو منعقد ہونے والی اس کانفرنس میں دنیا بھر سے علمائے کرام، اسکالرز، ممبران پارلیمنٹ، کونسلرز اور مندوبین نے شرکت کی۔ کانفرنس کی پہلی نشست کا آغاز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری قمر الزماں اور نعت رسول مقبول پیش کرنے کی سعادت رفیق شاہ کو حاصل ہوئی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے امت مسلمہ ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے تیار ہے۔ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے جس نے بے انتہا مخالفت کے باوجود اپنی ہمہ گیریت ثابت کردی ہے۔ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے جو اسے دیگر ادیان سے ممتاز کرتا ہے۔ قرآن مجید کی ایک سو آیات اور دو سو احادیث سے یہ عقیدہ ثابت ہوتا ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننے کا نام نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی دوسری شخصیت کو آپ کا دوسرا جنم یا دوسرا روپ ماننے سے انکار بھی عقیدۂ ختم نبوت ہے۔ اسلام کی عالمگیریت کا راز عقیدۂ ختم نبوت میں مضمر ہے کیونکہ اس عقیدہ کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالموں کے لئے نبی قرار پائے۔ اسلام اور عقیدہ ختم نبوت کے بغیر اعمال کی کوئی حیثیت نہیں۔ قادیانی جماعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مان کر دائرہ اسلام میں داخل ہوجائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک کی امت کے متفقہ اسلامی عقائد کو قبول کرلے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر ہے۔ مرزا غلام احمد نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب نبوت پر ڈاکا ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ قادیانیوں کے مذہبی پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی نے شروع میں خود اپنی تحریروں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی قرار دیا اور آپؐ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والے کو کافر قرار دیا جبکہ بعد میں خود نبوت کا دعویٰ کردیا، اس لئے قادیانی جماعت مرزا غلام احمد کو نبی قرار دے کر دائرہ اسلام سے خارج ہوچکی ہے۔ ہم قادیانیوں کے علاوہ دیگر غیر مسلموں کے خلاف جلسے جلوس اس لئے منعقد نہیں کرتے کہ وہ غیر مسلم اپنے عقائد ونظریات کو اسلام قرار نہیں دیتے جبکہ قادیانی اپنے باطل عقائد ونظریات کو اسلام باور کرا کر گویا زمزم کی بوتل میں شراب یا خنزیر کا گوشت بکری کے نام پر پیش کرتے ہیں۔

امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت میں آسمان سے نازل ہوں گے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی کی اور ان کی توہین کی جس کی وجہ سے قادیانی، امت مسلمہ سے جدا قرار پائے۔ قادیانیوں نے مغربی دنیا کے سامنے اسلام کے عقائد ونظریات کو مسخ کرکے پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور جہاد کے حوالے سے غلط اور بے بنیاد نظریات کو فروغ دیا ہے۔ اسلام کسی مظلوم پر ظلم یا اس کے قتل عام کی کسی صورت اجازت نہیں دیتا۔ قادیانی اسلام کو بدنام کرنے سے باز آجائیں اور یورپی ممالک کو مسلمانوں کے بارے میں گمراہ کرنے سے یکسر اجتناب کریں۔ مغربی ممالک قادیانیوں کی اسلام دشمن پالیسی کا ادراک کرتے ہوئے ان کی سرپرستی کرنا اور انہیں سیاسی پناہ فراہم کرنا ترک کردیں۔ قادیانی جماعت ضد اور ہٹ دھرمی کا راستہ چھوڑ کر عقیدۂ ختم نبوت کو مان لے اور دائرہ اسلام میں داخل ہوجائے۔ اسلام کو دہشت گردی کا مذہب قرار دینا قطعاً بے بنیاد ہے۔ قادیانیوں کے مذموم پروپیگنڈے کے

زیر اثر اسلام، مسلمانوں اور مسلم ممالک کے خلاف منفی رپورٹیں شائع کی جارہی ہیں۔ اسلام دشمن قوتیں خود دہشت گردی کروا کر اس کا الزام اسلام اور مسلمانوں پر تھوپ رہی ہیں۔ مسلمانوں پر دہشت گردی میں ملوث ہونے کے الزامات یکطرفہ اور بے بنیاد ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے یورپ میں مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ کے لئے بے مثال خدمات انجام دی ہیں۔ اسلام کے پیغام کو سنجیدگی سے سمجھنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ یورپ خود کو اسلام کے مطالعہ کے لئے تیار کرے۔ اسلام اور قادیانیت ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ قادیانی عقائد کی بنیاد مرزا غلام احمد قادیانی کو بعینہٖ محمد رسول اللہ سمجھنے پر رکھی گئی ہے۔ مرزا غلام احمد نے ۱۹۰۱ء میں اپنی کتاب ''ایک غلطی کا ازالہ'' میں اپنے آپ کو محمد رسول اللہ قرار دیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے عیسیٰ مسیح اور امام مہدی ہونے کے دعوے غلط ثابت ہوئے۔ ختم نبوت کانفرنس کے سالانہ انعقاد کی وجہ سے جرمنی، بیلجیم اور دیگر یورپی ممالک میں بھی بڑی تعداد میں قادیانی مسلمان ہوئے ہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ مسلمانوں کی جان و روح کی مانند ہے جب تک اس کا تحفظ ہوتا رہے گا مسلمانوں کے ایمان میں حیات رہے گی۔ مسلمانوں کو قادیانی فتنہ کی سرکوبی کے لئے کام کرنا چاہئے۔ بلاشبہ قادیانی نہ مسلمان ہیں اور نہ ہی وہ مسلمانوں کے نمائندے ہیں۔ ہمیں قادیانی فتنہ سے امت کو اور اپنی نسلوں کو بچانا چاہئے اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان کو اپنی اولاد کی دینی تربیت کریں اور انہیں صحیح اور غلط کی پہچان بتائیں۔ حج و عمرہ کے فارموں میں عقیدہ ختم نبوت کے اقرار پر مشتمل حلف نامہ داخل کیا جائے تاکہ دنیا کے کسی کونے سے کوئی قادیانی چور دروازے اور دھوکہ دہی کے ذریعہ حرمین شریفین میں داخل ہو کر وہاں کا تقدس پامال نہ کر سکے۔

نزول عیسیٰ سے عقیدہ ختم نبوت حق الیقین سے ثابت ہوگا۔ دجال آئے گا مگر اس کے قاتل حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔ ڈنمارک سمیت یورپ کے مختلف ممالک میں کافی قادیانی آباد ہیں۔ اس سے قبل مسلمانوں کو اس فتنہ کی سنگینی کا علم نہ تھا یہاں تک کہ مسلمان قادیانیوں کی عبادت گاہوں میں عبادت کرنے چلے جاتے تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں اور کارکنوں کی کوششوں سے آج ڈنمارک ہی نہیں بلکہ پورے یورپ کے لوگ اس فتنہ سے بخوبی آگاہ ہیں۔ مسلمانوں کو قادیانی فتنہ کی سرکوبی کے لئے کام کرنا چاہئے۔

ہم حکومت برطانیہ سے گزارش کریں گے کہ جو لوگ اسلام اور ملک کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں حکومت برطانیہ ان کا سختی سے نوٹس لے کیونکہ دنیا بھر کے علماء یہاں محبت پھیلانے آتے ہیں مگر یہ سازشی عناصر سازشیں کرتے ہیں اور نفرتیں پھیلاتے ہیں۔ ایمان و عقیدہ پر محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے باہمی اعتماد اور اتحاد و اتباع کی ضرورت ہے۔ بڑوں کو چھوٹوں کی سرپرستی اور چھوٹوں کو بڑوں کی اتباع کرنا چاہئے۔ نبی سچے اور معصوم ہوتے ہیں' مگر مرزا غلام احمد قادیانی ایسا کذاب شخص تھا کہ اس کے کرتوتوں کو بیان کرتے ہوئے شریف آدمی کو گھن آتی ہے۔ مرزائیت کا شجرہ خبیثہ ہندوستان میں اُگا مگر اسے استعمار نے بویا اور اُگایا۔ ختم نبوت کانفرنس کی برکت ہے کہ آج مسلمانانِ یورپ فتنہ قادیانیت سے آگاہ ہیں۔ برطانیہ بھر کے علماء و خطیب حضرات سے درخواست ہے کہ دو تین ماہ بعد ایک جمعہ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور تردید قادیانیت کے موضوع پر خطاب کرنے کے لئے وقف کریں۔ کانفرنس میں جو قراردادیں منظور کی گئیں' ان میں کہا گیا کہ اسلام امن و آشتی کا مذہب ہے۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو دہشت گردی اور تشدد کی نہیں بلکہ صلح صفائی کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام اور مسلمان کسی کی جان و مال سے کھیلنے کی قطعاً اجازت نہیں دیتے۔ اس لئے جو لوگ ناحق ظلم و تشدد اور قتل و غارت گری کے مرتکب ہوں اسلام نے ان کے خلاف سخت ترین کارروائی کا حکم دیا ہے۔

امسال برمنگھم کانفرنس میں پاکستان سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، نائب امیر دوم صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا، صاحبزادہ مولانا رشید احمد مرکز سراجیہ لاہور، صاحبزادہ سعید احمد، صاحبزادہ نجیب احمد، مولانا فضل رحیم اشرفی لاہور، مولانا مفتی خالد محمود اقراء روضۃ الاطفال ٹرسٹ   مد ایوب، مولانا عبدالغفور حیدری مرکزی رہنما جمعیت علماء اسلام، حافظ حسین احمد و دیگر علماء و مشائخ نے شرکت اور خطاب کیا۔ کانفرنس کی پہلی نشست حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کی صدارت میں منعقد ہوئی جبکہ دوسری نشست کی صدارت مولانا عزیز احمد نے کی۔ اس طرح یہ عظیم الشان کانفرنس حضرت ڈاکٹر صاحب دامت برکاتہم کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

۲۹ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس، برمنگھم

☆... اسلام علاقے، نسل، برادری، قوم سے بالاتر ایک عالمگیر نظام پیش کرتا ہے: مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

☆... منکرین ختم نبوت اپنے عقائد ونظریات کی بنیاد پر مسلمان نہیں: مولانا اللہ وسایا

☆... اسلام نے زمینی حدود وقیود اور رنگ ونسل کی تفریق مٹا کر ہمیں ایک بنادیا ہے: صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد

☆... اپنی اولاد کو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم دیں: مولانا فضل الرحیم اشرفی

☆... علماء نے قومی اسمبلی میں اسلامی دفعات کا تحفظ کیا: مولانا عبدالغفور حیدری

☆... 1974ء کی آئینی ترمیم کو ختم کرنے کی کوشش ناکام بنادیں گے: حافظ حسین احمد

☆... پاکستان کے آئین کی حفاظت کرنا ہماری ذمہ داری ہے: علامہ ڈاکٹر خالد محمود

☆... 7رستمبر اسلامی تاریخ کا ایک تابناک اور روشن دن ہے: مفتی خالد محمود

سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی پہلی اور دوسری نشست سے علمائے کرام کا خطاب

رپورٹ: مفتی خالد محمود
(نائب مدیر اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ)

برمنگھم، برطانیہ.... اسلام کا پیغام روز اول سے ایک عالمی پیغام ہے، قرآن کریم کی دعوت عالمی دعوت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کی تعلیمات بین الاقوامی اور پوری انسانیت کے لئے ہیں۔ خود امت مسلمہ اپنے کردار اور اپنی شناخت کے اعتبار سے ایک عالمی برادری کی حیثیت رکھتی ہے۔ امت مسلمہ کے پاس قرآن کریم کی صورت میں ایک ابدی آئین موجود ہے جو تمام مسائل میں رہنمائی کرتا ہے۔ اسلام علاقے، نسل، برادری، قوم سے بالاتر ایک عالمگیر نظام پیش کرتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے رئیس حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے 7ر ستمبر 2014ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقدہ عظیم الشان سالانہ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج مغربی معاشرہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے، آج مغرب، یورپ، برطانیہ اور مغربی معاشرت کے حامل ملکوں میں انسانی سوسائٹی فکری انتشار اور ذہنی انارکی کی انتہا کو پہنچ چکی ہیں۔ آسمانی تعلیمات کو چھوڑ کر اپنی عقل سے انسانیت کی راہنمائی کرنے میں قدم قدم پر ٹھوکریں کھارہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں کہ اس کی رہنمائی کس طرح کی جاسکتی ہے، جس طرح مشین بنانے والا اس کے ساتھ گائیڈ بک بھی پیش کرتا ہے جس کی رہنمائی میں اس مشین کو صحیح استعمال کیا جاسکتا ہے، اگر آج انسان صحیح رہنمائی کا طالب ہے تو اسے آسمانی تعلیمات کی طرف آنا پڑے گا جو صرف قرآن کریم کی روشنی میں موجود ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ اسلام کے بنیادی عقائد ہیں جن کو مانے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا، ان بنیادی عقائد میں ختم نبوت کا عقیدہ اساسی حیثیت رکھتا ہے جس پر ہر مسلمان کا ایمان ہے، اس پر ایمان لانا اتنا ہی ضروری ہے جتنا توحید،

رسالت اور آخرت پر ایمان ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی امت نے ایک نئے نبی کو مان کر خود اپنے راستے مسلمانوں سے جدا کر لئے ہیں، نئی نبوت پر ایمان لانے کے بعد ان کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق باقی نہیں رہا۔ انہوں نے مزید کہا کہ قادیانی پوری دنیا خصوصاً مغربی دنیا میں یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ پاکستان میں ہمارے حقوق پامال کر دیئے گئے ہیں، ان کے شہری حقوق معطل کر دیئے گئے، انہیں پاکستان میں آزادی سے رہنے نہیں دیا جا رہا، ان سے عبادت کا حق چھین لیا گیا، ان کے اس پروپیگنڈے اور الزام میں کوئی حقیقت نہیں۔ البتہ آئین اور دستور یہ کہتا ہے کہ جب تم اپنے عقائد اور نظریات کی بنیاد پر مسلمان نہیں اور اسلام سے تمہارا کوئی تعلق نہیں تو تمہیں اپنے آپ کو مسلمان کہلانے پر اصرار کرنے اور اسلام کی وہ اصطلاحات جو مسلمانوں کی خاص پہچان ہیں ان کو استعمال کرنے کا کوئی حق نہیں۔ قادیانی اپنے آپ کو دنیا کے سامنے مظلوم ظاہر کرتے ہیں، حالانکہ دیکھا جائے تو وہ اسلام اور مسلمانوں کا نام استعمال کر کے مسلمانوں کے حقوق غصب کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں اور ہم کبھی اس گروہ کو مسلمانوں کے حقوق غصب کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

> **عقیدۂ ختم نبوت سوا چودہ سو سال سے مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے۔ جھوٹے مدعی نبوت کو کسی دور میں بھی برداشت نہیں کیا گیا۔ اسود عنسی، طلیحہ اسدی، مسیلمہ کذاب و دیگر جھوٹے مدعیان نبوت کا انجام تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہے: مولانا فاروق سلطان**

اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ کے نائب مدیر مفتی خالد محمود نے کہا کہ حسن اتفاق ہے کہ آج 29 ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس 7 ستمبر کو ہو رہی ہے۔ 7 ستمبر کا دن پورے عالم اسلام کے لئے عموماً اور اہل پاکستان کے لئے خصوصاً انتہائی اہمیت اور عظمت کا حامل دن ہے، اس دن عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہوا۔ مسلمانوں کے دیرینہ مطالبہ کو تسلیم کرتے ہوئے پاکستان کے آئین میں متفقہ ترمیم کی گئی اور مرزا غلام احمد کے پیروکاروں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ 29 مئی کو چناب نگر (سابقہ ربوہ) اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج کے طلبا کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجہ میں تحریک چلی، حکومت نے مسلمانوں کے جذبات اور مطالبہ کے پیش نظر پوری قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی قرار دے کر یہ مسئلہ قومی اسمبلی کے سپرد کیا، قومی اسمبلی نے اس مسئلہ پر بھرپور بحث کی، قادیانی اور لاہوری فرقہ کو اپنا موقف زبانی اور تحریری طور پر پیش کرنے کی اجازت دی۔ قادیانی سربراہ مرزا ناصر کا بیان، اس سے سوالات اور اس کے بیان پر گیارہ دن بحث ہوئی اور لاہوری پارٹی کے سربراہ سے دو دن بحث ہوئی اور اس بحث کے بعد تمام اراکین نے متفقہ طور پر ترمیم منظور کی، ایک ووٹ بھی مخالفت میں نہیں آیا، اس طرح مسلمانوں کو سرخروئی حاصل ہوئی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کا جھنڈا بلند ہوا، مگر افسوس کہ آج تک قادیانیوں نے اسے تسلیم نہیں کیا اور وہ آئین، ملک اور قوم سے غداری کر رہے ہیں، ان کے لئے بہتر ہے کہ وہ اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کرلیں اور اسلام کے نام پر مسلمانوں کو دھوکا نہ دیں۔

> **حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور آپ کی ختم نبوت پر ایمان رکھنا ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حصول کے لئے عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کرنا ضروری ہے: مولانا فضل الرحیم اشرفی**

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کے مبلغ مفتی محمود الحسن نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں، اللہ پر ایمان رکھتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا آخری نبی مانتے ہیں، قرآن کریم کو اللہ کی آخری کتاب مانتے ہیں، ساری دنیا اور دیگر مذاہب والے بھی ہمیں مسلمان کہتے اور سمجھتے ہیں لیکن قادیانی ہمیں کافر اور اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، ہمیں گالیاں دیتے ہیں، اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے ہمارے حقوق چھینتے ہیں اور ہماری شناخت مٹانے کی کوشش کرتے ہیں، یہ ان کا دجل وفریب ہے۔ ایک شخص علی الاعلان کفر کی طرف بلائے تو کوئی مسلمان ان کی دعوت پر لبیک نہیں کہے گا اور اپنے آپ کو کفر سے بچائے گا، لیکن جو مسلمان کے نام سے کفر کی طرف بلائے اور اسلام کا لبادہ اوڑھ کر فتنہ پیدا کرے، اس سے بچنا مشکل ہے۔ قادیانیوں کا طریقہ واردات یہی ہے اس لئے مسلمانوں کو ہر وقت خبردار رہنا ہوگا اور اس فتنہ سے خود بھی بچنا ہوگا اور اپنی نسل کی بھی حفاظت کرنی ہوگی، کہیں ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں ان کے ایمان کو لوٹ لیا جائے۔

کوپن ہیگن ڈنمارک کے خطیب مولانا

فاروق سلطان نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت پر پورے دین کی عمارت قائم ہے۔ اس عقیدہ پر پوری دنیا کے مسلمان متحد و متفق ہیں، اس میں امت مسلمہ کی وحدت کا راز مضمر ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت ساڑھے چودہ سو سال سے مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے۔ جھوٹے مدعی نبوت کو کسی دور میں بھی برداشت نہیں کیا گیا۔ اسود عنسی، طلیحہ اسدی، مسیلمہ کذاب و دیگر جھوٹے مدعیان نبوت کا انجام تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کا ایک مشترکہ پلیٹ فارم ہے کیونکہ یہ مسئلہ کسی ایک طبقہ اور فرقہ کا نہیں بلکہ تمام مکاتب فکر عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی حفاظت کے لئے یکساں جذبات رکھتے ہیں: حافظ تکین احمد

کراؤڈن لندن کی جامع مسجد کے خطیب مفتی سہیل احمد نے کہا کہ قادیانی ایک عرصہ سے تاویل در تاویل کے گرداب میں پھنسے ہوئے ہیں اور وہ اس دلدل میں مزید پھنستے جا رہے ہیں، ان کو چاہئے کہ وہ ہمت سے کام لیں، اس دلدل سے نکلیں اور جھوٹے مدعی نبوت کو چھوڑ کر خاتم الانبیاء حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہو جائیں۔

کانفرنس کی پہلی نشست کی صدارت حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے کی۔ کانفرنس کا آغاز قاری قمرالزمان کی تلاوت سے ہوا، رفیق شاہ نے ہدیۂ نعت پیش کیا۔ کانفرنس سے صاحبزادہ خواجہ رشید احمد سربراہ مرکز سراجیہ لاہور، صاحبزادہ سعید احمد، صاحبزادہ نجیب احمد، قاری محمد ایوب، مولانا خلیل الرحمٰن غورغشتی، مولانا امداد اللہ قاسمی اور دیگر علماء کرام نے بھی خطاب کیا۔

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آ جائے تو پھر ہم سب ایک ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لئے ہم اپنے تمام اختلافات ایک طرف رکھ دیتے ہیں: مولانا عبدالہادی العمری

دوسری نشست:

برطانیہ کے غیور مسلمانوں نے اس کانفرنس میں بھرپور شرکت کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا ثبوت دیا ہے۔ آج ایک بار پھر آپ حضرات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ امت مسلمہ ہر بات برداشت کر سکتی ہے لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ادنیٰ گستاخی برداشت نہیں کر سکتی اور ہر وقت آپ کی عزت و ناموس کے لئے قربان ہونے کے لئے تیار ہے۔ ان خیالات کا اظہار سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی دوسری نشست سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر دوم صاحبزادہ مولانا عزیز احمد نے کیا، انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک غیر سیاسی تنظیم ہے اور ہم ختم نبوت کے تحفظ کے لئے چوکیدار کا فریضہ انجام دے رہے ہیں اور مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لئے ہر سال اس کانفرنس کے ذریعہ صدا لگاتے ہیں کہ دین اسلام نے ہمیں ایک ایسے مضبوط رشتہ میں پرو دیا ہے جس نے تمام حدود و قیود اور رنگ و نسل کی تفریق کو مٹا کر ہمیں ایک بنا دیا ہے، اس دینی رشتہ کی وجہ سے ہم سب کے خیرخواہ ہیں، اسی دینی جذبہ کے تحت یہاں آ کر آپ کو خبردار کرتے ہیں بلکہ مسلمانوں کے ساتھ ہم قادیانیوں کے بھی خیرخواہ ہیں اور انہیں دعوت دیتے ہیں کہ وہ جھوٹے نبی کو چھوڑ کر شفیع المذنبین اور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے وابستہ ہو جائیں۔

عظیم مذہبی اسکالر مفکر اسلام علامہ ڈاکٹر خالد محمود نے اپنے خطاب میں کہا کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا اور پاکستان کی اسلامی حیثیت بنانے اور برقرار رکھنے میں علماء حق علماء دیوبند کا بڑا حصہ ہے، اگرچہ پاکستان میں جمہوریت ہے اور جمہوریت میں طاقت کا سرچشمہ عوام ہوتا ہے جبکہ اسلام اللہ تعالیٰ کی ذات کو حاکم اعلیٰ تصور کرتا ہے، پاکستان کے آئین میں جمہوریت کو اسلام کے تابع کر دیا گیا کیونکہ آئین میں اس بات کا پابند کیا گیا ہے کہ قرآن و حدیث کے متصادم کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا، اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان کا آئین اسلامی ہے، اسی اسلامی آئین میں قادیانیوں سے متعلق ترمیم کا اضافہ کیا گیا ہے۔ آج انقلاب اور تبدیلی کی بات ہو رہی ہے، اس پر نظر رکھنی چاہئے کہ کہیں اس تبدیلی اور انقلاب کی آڑ میں آئین کو نہ بگاڑ دیا جائے اور اس ترمیم کو ختم نہ کر دیا جائے۔ اس موقع پر ہمیں اجتماعی طور پر اپنی طاقت اور اجتماعیت کا مظاہرہ کرنا اور ان سازشوں کو ناکام بنانا چاہئے۔

جامعہ اشرفیہ لاہور کے نائب مہتمم مولانا

فضل الرحیم اشرفی نے کہا کہ آپ حضرات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعقیدت میں دوسرے مسلمانوں سے پیچھے نہیں اور آج آپ کا یہاں دور دراز سے آنا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے اس کانفرنس میں شریک ہونا اس کا واضح ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا آنا قبول فرمائے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور آپ کی ختم نبوت پر ایمان رکھنا ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حصول کے لئے عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کرنا ضروری ہے۔

> میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں مگر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کانفرنس، جلسے اور اس طرح کے پروگرام اگرچہ ضروری ہیں مگر یہ کافی نہیں ہیں، ہمیں اپنی محنت کا دائرہ کار بڑھانا ہے: مولانا فاروق علوی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لندن کے امیر حافظ تکیین احمد نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کا ایک مشترکہ پلیٹ فارم ہے کیونکہ یہ مسئلہ کسی ایک طبقہ اور فرقہ کا نہیں بلکہ تمام مکاتب فکر عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی حفاظت کے لئے یکساں جذبات رکھتے ہیں اسی لئے ہمیشہ تمام مکاتب فکر کے علماء ومشائخ نے مل کر اس کے لئے جدوجہد کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے کبھی تشدد اور انتہاپسندی سے کام نہیں لیا بلکہ ہمیشہ دلائل سے بات کی ہے یہی ہمارا طریقہ کار ہے۔

امیر جمعیت اہلحدیث مولانا عبدالہادی العمری نے کہا کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آجائے تو پھر ہم سب ایک ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کی حفاظت کے لئے ہم اپنے تمام اختلافات ایک طرف رکھ دیتے ہیں اور مجھے خوشی ہے کہ میں یہاں دیکھ رہا ہوں کہ مختلف جماعتوں اور مسلکوں کے نمائندے اور زعما موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 7 ستمبر کو تمام مسلمانوں کی مشترکہ جدوجہد کے نتیجہ میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا، مگر آج برطانیہ میں رہنے والے علماء اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں مزید بڑھ گئی ہیں کہ وہ مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کے لئے اپنی جدوجہد بڑھائیں کیونکہ قادیانیوں کی سرگرمیاں بڑھتی جارہی ہیں۔

جماعت اسلامی برطانیہ کے رہنما مولانا فاروق علوی نے کہا کہ اس کامیاب کانفرنس پر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں مگر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کانفرنس، جلسے اور اس طرح کے پروگرام اگرچہ ضروری ہیں مگر یہ کافی نہیں ہیں، ہمیں اپنی محنت کا دائرہ کار بڑھانا ہے اور قادیانی اسلام کے نام پر دینی تعلیم اور قرآن کریم کے نام پر مسلمان بچوں کو جمع کر کے ان کو شکوک وشبہات میں مبتلا کررہے ہیں، اس کی روک تھام کے لئے اقدامات کرنا ہوں گے۔

> قادیانی ایک عرصہ سے تاویل در تاویل کے گرداب میں پھنسے ہوئے ہیں اور وہ اس دلدل میں مزید پھنستے جارہے ہیں، ان کو چاہئے کہ وہ ہمت سے کام لیں، اس دلدل سے نکلیں: مفتی سہیل احمد

جمعیت علماء اسلام پاکستان کے رہنما حافظ حسین احمد نے کہا کہ آج 7 ستمبر ہے اور ہم جہاں تجدید عہدوفا کے لئے جمع ہوئے ہیں، 7 ستمبر صرف ہم پاکستانیوں کے لئے ہی نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل تاریخی دن ہے۔ اس دن ہماری نظریاتی سرحدوں کا تحفظ ہوا، اس دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کا جھنڈا بلند ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تحفظ ہوا، انہوں نے 7 ستمبر کے فیصلے کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ 29 مئی 1974ء کو ربوہ اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج کے طلبا پر قادیانیوں نے تشدد کیا، جس کے نتیجہ میں تحریک چلی، مسلمانوں کے مطالبہ پر 31 مئی کو سانحہ ربوہ کی تحقیقات کے لئے صمدانی ٹربیونل بنایا گیا، تحریک کو منظم کرنے کے لئے مجلس عمل کا قیام عمل میں آیا، جس کے امیر علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ کو بنایا گیا۔ قومی اسمبلی سے باہر علامہ بنوریؒ کی قیادت میں تحریک زور پکڑتی گئی جبکہ مفتی محمودؒ، علامہ شاہ احمد نورانیؒ، اور ان کے رفقاء نے قومی اسمبلی کے فلور پر اپنی جدوجہد جاری رکھی، اس وقت کے وزیراعظم نے قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی قرار دے کر اس مسئلہ کو اس کے سپرد کردیا۔ اس خصوصی کمیٹی نے 28 اجلاس کئے، جن میں 98 گھنٹے غور وخوض ہوا۔ 7 ستمبر کو قومی اسمبلی کے اجلاس میں پانچ بجکر باون منٹ پر اسپیکر اسمبلی نے تاریخی بل پیش کیا، جسے تمام اراکین نے متفقہ طور

پر منظور کیا اسی دن ایوان بالا سینیٹ کے اجلاس میں آٹھ بجکر چار منٹ پر اس بل کی متفقہ طور پر منظوری دی گئی۔ قادیانیوں اور یورپی ممالک کو پارلیمنٹ کے اس فیصلہ کو قبول کر لینا چاہئے۔ آج اس ترمیم کو ختم کرنے کی باتیں کی جارہی ہیں، لیکن ہم اس کوشش کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

جرمنی سے آئے ہوئے عالم دین مولانا محمد احمد صاحب نے کہا کہ آج پوری دنیا میں مغربی تہذیب کی یلغار ہے جس کا سب سے بڑا ٹارگٹ مسلمان ہیں، ان کے اخلاق وکردار کو بگاڑا جارہا ہے۔ نئی نسل کے ذہنوں کو بے دین بنا کر اور شکوک وشبہات میں ڈال کر دین سے دور کیا جارہا ہے، ان حالات میں ضروری ہے کہ تمام مسلمانوں کے دلوں میں آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو دلوں میں اجاگر کیا جائے اور آپ کی تعلیمات پر عمل کر کے ہی ہم اس صورت حال سے نکل سکتے ہیں۔

جمعیت علماء اسلام کے جنرل سیکریٹری اور وفاقی وزیر مولانا عبدالغفور حیدری نے کہا کہ 1974ء میں چند علماء کرام ہی تھے جنہوں نے اسمبلی کے فلور پر جدوجہد کر کے اسلامی دفعات کا آئین میں اضافہ کیا اور آئین کی اسلامی دفعات کا تحفظ بھی کیا، آج بھی ہم اگر چہ تعداد میں تھوڑے ہیں، اسمبلی کی کثیر تعداد میں علماء کرام گنے چنے افراد ہیں لیکن آج بھی ہم ان لوگوں کی راہ میں سد سکندری بنے ہوئے ہیں، جو آئین کا حلیہ کو بگاڑ کر اس کی اسلامی دفعات اور اسلامی تشخص کو ختم کرنا چاہتے ہیں، اس طرح کے لوگ اس سے پہلے بھی کبھی کامیاب نہیں ہوئے نہ اب ہم انہیں کامیاب ہونے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی روز اول سے مسلمان نہیں، بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ 7 رستمبر کو قادیانیوں کو قومی اسمبلی نے اسلام سے خارج قرار دیا ہے صحیح نہیں، وہ اسلام میں داخل کب تھے کہ انہیں اسلام سے خارج قرار دیا، ہاں 7 رستمبر کو ان کی آئینی اور دستوری حیثیت متعین ہوگئی کہ وہ غیر مسلم اقلیت ہیں۔

آج بھی ہم اگر چہ تعداد میں تھوڑے ہیں، اسمبلی کی کثیر تعداد میں علماء کرام گنے چنے افراد ہیں لیکن آج بھی ہم ان لوگوں کی راہ میں سدِ سکندری بنے ہوئے ہیں، جو آئین کا حلیہ کو بگاڑ کر اس کی اسلامی دفعات اور اسلامی تشخص کو ختم کرنا چاہتے ہیں: مولانا عبدالغفور حیدری

مرکزی جماعت اہلسنت کے رہنما مولانا غلام ربانی افغانی نے کہا کہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے زعماء کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور انہیں مبارکباد دیتا ہوں کہ آج جب کہ اسلام کو بدنام کیا جارہا ہے، اس کا تعلق دہشت گردی سے جوڑا جارہا ہے۔ ان حالات میں ختم نبوت جیسے حساس موضوع پر گفتگو کرنے کے لئے اتنا بڑا اجتماع منعقد کیا گیا ہے کہ آج کے حالات کے تناظر میں یہ معمولی بات نہیں، انہوں نے کہا کہ آج برطانیہ اور یورپ میں ہم سے پوچھا جاتا ہے کہ قادیانیوں کے بارے میں اتنے تنگ نظر کیوں ہو؟ ان کو اپنے ساتھ بٹھانے کے لئے کیوں تیار نہیں جبکہ یہ آزادئ اظہار رائے کا دور ہے اور ہر ایک کو حق ہے کہ وہ اپنی مرضی سے کوئی بھی مذہب اختیار کرے ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ قادیانی اپنی الگ شناخت اختیار کریں، انہوں نے ہماری شناخت چھینی ہے۔ ہماری آئی ڈی چرائی ہے۔ یہ فراڈ ہے، اور یہ ہر جگہ فراڈ ہے، جس کی کوئی اجازت نہیں دے سکتا۔ قادیانی اسلام کے نام پر ہماری صفوں میں گھسنا چاہتے ہیں۔ یہ ہماری آئی ڈی چرا رہے ہیں، ہم اس کی اجازت نہیں دے سکتے، ہاں اپنی علیحدہ شناخت اور پہچان بنائیں، اسلام اور مسلمانوں کے علاوہ کسی اور نام سے آئیں تو ہم ان کو اپنے ساتھ بٹھانے کے لئے تیار ہیں۔

آج جب کہ اسلام کو بدنام کیا جارہا ہے، اس کا تعلق دہشت گردی سے جوڑا جارہا ہے۔ ان حالات میں ختم نبوت جیسے حساس موضوع پر گفتگو کرنے کے لئے اتنا بڑا اجتماع منعقد کیا گیا ہے کہ آج کے حالات کے تناظر میں یہ معمولی بات نہیں: مولانا غلام ربانی

کانفرنس کی دوسری نشست سے مولانا اشرف علی، مفتی ابراہیم، مولانا ابوبکر، مفتی عثمان، مولانا عبدالرحیم، مولانا عبدالرشید ربانی، مفتی محمد اسلم اور دیگر علماء نے بھی خطاب کیا۔ دوسری نشست کا آغاز قاری افضال الحق کی تلاوت سے ہوا، مولانا ابرار حسین شاہ اور عمر حسین شاہ نے بارگاہ رسالت میں ہدیۂ عقیدت پیش کیا۔ دوسری نشست مولانا خواجہ عزیز احمد کی صدارت میں منعقد ہوئی اور مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ ☆☆

ستمبر کی دو یادگاریں!

مولانا زاہد الراشدی

ستمبر کے پہلے عشرے کے دوران ملک میں دو حوالوں سے تقریبات ہوتی ہیں۔ ۱۹۶۵ء میں پاک بھارت جنگ کا آغاز اس عشرے میں ہوا تھا اور ملک کی مسلح افواج نے دفاع دشمن کے لئے شاندار خدمات سرانجام دی تھیں۔ جس پر شہداء کو خراج عقیدت پیش کیا جاتا ہے جبکہ ۱۹۷۴ء میں ۷ ستمبر کو پارلیمنٹ نے قادیانی مسئلے پر تاریخی فیصلہ صادر کرتے ہوئے مفکر پاکستان اور سر محمد اقبالؒ کی تجویز کے مطابق قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا دستوری فیصلہ صادر کیا، جس کی مناسبت سے تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر محنت کرنے والی جماعتیں جو کم و بیش سب ہی مکاتب فکر سے تعلق رکھتی ہیں، اس فیصلے اور تحریک کی یاد کو تازہ کرنے اور بیداری کو قائم رکھنے کے لئے مختلف سطحوں پر تقریبات کا اہتمام کرتی ہیں، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مجلس احرار اسلام اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ بطور خاص پیش پیش ہوتی ہیں۔

ایک محاذ ملک کی جغرافیائی سرحدوں کے دفاع کا ہے جبکہ دوسرا محاذ وطن عزیز کی نظریاتی سرحدوں کے تحفظ کا ہے اور چونکہ اس وقت جغرافیائی اور نظریاتی دونوں محاذوں پر ملک و قوم کو علاقائی اور بین الاقوامی یلغار کا سامنا ہے، اس لئے دونوں کی ضرورت و اہمیت کی طرف قوم کو متوجہ کرنا اور بیدار رکھنا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔

قادیانی مسئلے کا مختصر پس منظر یہ ہے کہ اب سے کم و بیش ایک صدی قبل جب ملک پر برطانوی استعمار کی حکومت تھی، مشرقی پنجاب کے ضلع گورداس پور کے قصبہ قادیان میں ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلے مہدی اور مسیح ہونے اور پھر نبی و رسول ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنی فلسفیانہ تحریرات کے ذریعے بہت سے لوگوں کو اپنے گرد جمع کرلیا۔ مسلمانوں کا چودہ سو برس سے یہ عقیدہ چلا آرہا ہے کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں، جن کے بعد وحی اور نبوت و رسالت کا باب بند ہوچکا ہے، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب تک جن لوگوں نے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا ہے یا آئندہ کریں گے وہ سب جھوٹے اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں کے عقائد میں یہ بھی شامل ہے کہ گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ اٹھالئے گئے تھے، وہ قیامت سے پہلے نازل ہوں گے اور دنیا پر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا غلبہ قائم کرنے کے بعد مدینہ منورہ میں فوت ہوں گے اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک میں ان کی تدفین ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی صحیح احادیث میں موجود ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو ان سے پہلے مسلمانوں میں امام مہدی علیہ الرضوان کا ظہور ہوچکا ہوگا۔ ان کا نام محمد ہوگا، ان کی والدہ محترمہ کا نام آمنہ اور والد گرامی کا نام عبداللہ ہوگا اور وہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے ہوں گے۔ یہ دونوں بزرگ یعنی امام مہدی علیہ الرضوان اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام مل کر امت مسلمہ کی قیادت کریں گے اور اسلامی خلافت کا احیاء کریں گے۔

مسلمانوں کے ان عقائد کے ماحول میں مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعویٰ کہ (نعوذ باللہ) وہ نبی اور رسول ہیں، وہی حضرت عیسیٰ ہیں اور امام مہدی کا مصداق بھی انہی کی شخصیت ہے، مسلمانوں کے لئے کسی طرح بھی قابل قبول بلکہ قابل برداشت نہیں تھا، اس لئے تمام مکاتب فکر نے اس دعوے کو مسترد کردیا اور مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے پیروکاروں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کا اعلان کیا۔ مسلمانوں کے ان اجتماعی جذبات کی ترجمانی کرنے والوں میں اس وقت کے تمام اکابر شامل تھے، جن میں حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑویؒ، حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ، حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور مفکر پاکستان علامہ سر محمد اقبالؒ بطور خاص قابل ذکر ہیں۔

اس موقع پر یہ سوال پیدا ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کو مسلمان اپنی صفوں میں شامل نہیں سمجھتے تو ان کا معاشرتی مقام اور حیثیت کیا ہوگی؟ یہ سوال اس وجہ سے زیادہ اہمیت اختیار کرگیا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اس وقت کے نبوت کے دعویداروں مسیلمہ کذاب، طلیحہ اور سجاح کے ساتھ صحابہ کرامؓ نے جنگ کی تھی اور ان کے الگ وجود کو برداشت نہیں کیا تھا، اس لئے اب کیا ہوگا اور قادیانیوں کے بارے میں مسلمانوں کا رویہ اور طرز عمل کیا ہوگا اور کیا ہونا چاہئے؟ علامہ سر محمد اقبالؒ نے یہ تجویز دی کہ اس وقت جنگ اور قتل و قتال کا ماحول نہیں ہے اور نہ ہی جدید سوسائٹی اس کی متحمل ہوسکتی ہے، اس لئے قادیانیوں کو دوسری غیر مسلم

اقلیتوں کی طرح ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر معاشرے کا حصہ تسلیم کرلیا جائے اور انہیں اس حیثیت سے جان و مال کے تحفظ کے ساتھ وہ تمام حقوق دے دیئے جائیں جو غیر مسلم اقلیتوں کو حاصل ہوتے ہیں، چنانچہ قیام پاکستان کے بعد ملک کے تمام مذہبی مکاتب فکر نے علامہ سر محمد اقبالؒ کی اس تجویز کو قبول کرتے ہوئے یہ موقف اختیار کیا کہ ملک کے دستور و قانون میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت کا درجہ دے دیا جائے۔ اس پر ۱۹۵۳ء میں عوامی سطح پر تحریک ختم نبوت بپا ہوئی جس کے مطالبات میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے ساتھ ساتھ اس وقت ملک کے وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان کو برطرف کرنے کا مطالبہ بھی شامل کیا گیا، جو اپنی سرکاری حیثیت کو ملک اور بیرون ملک قادیانیت کے فروغ کے لئے استعمال کررہے تھے۔ اس تحریک کے نتیجے میں اس وقت کی حکومت ختم ہوگئی اور چوہدری ظفر اللہ خان وزارت خارجہ سے سبکدوش ہوگئے، مگر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ منظور نہ ہوا، حالانکہ اس کے لئے ملک بھر کے عوام نے شدید احتجاجی مظاہرے کئے تھے اور جان و مال کی قربانیاں دینے کے علاوہ ہزاروں علماء کرام اور کارکنوں نے قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کی تھیں۔

البتہ اس مطالبے کی منظوری کے لئے تحریک مسلسل چلتی رہی تا آنکہ ۱۹۷۴ء میں ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے طویل بحث و مباحثہ کے بعد اس مطالبے کو منظور کرکے دستوری ترمیم کے ذریعے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت کا درجہ دے دیا مگر قادیانیوں نے دستور و قانون، منتخب پارلیمنٹ اور عالم اسلام کے اس متفقہ فیصلے کو مسترد کردیا اور وہ پوری دنیا کے مسلمانوں کو غیر مسلم قرار دیتے ہوئے خود کو مسلمان کہلانے پر بضد ہوگئے اور انہوں نے دستوری فیصلے کو مسترد کرتے ہوئے پاکستان کے اندر اسلام کے نام اور مسلمانوں کے مذہبی شعائر و اصطلاحات کا ناجائز استعمال جاری رکھا جس پر مسلمانوں کو شدید اعتراض تھا اور یہ بات دستور و قانون کی بھی صریح خلاف ورزی تھی، اس لئے ۱۹۸۴ء میں ایک بار پھر عوامی سطح پر تحریک ختم نبوت منظم ہوئی جس کی قیادت حضرت خواجہ خان محمدؒ، مولانا حافظ عبدالقادر روپڑیؒ، مولانا مفتی مختار احمد نعیمیؒ، علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ، مولانا تاج محمودؒ، مولانا محمد شریف جالندھریؒ اور علامہ علی غضنفر کراروی شامل تھے۔ چنانچہ عوامی احتجاج اور تحریک کی وجہ سے ایک صدارتی آرڈی نینس کے ذریعے قادیانیوں کو اسلام کے نام پر اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے اور مسلمانوں کی مذہبی اصطلاحات اور شعائر کے استعمال سے قانونی طور پر منع کردیا گیا۔ یہ صدارتی آرڈی نینس صدر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے ملک کے تمام دینی حلقوں کے متفقہ مطالبے پر نافذ کیا تھا، جبکہ بعد میں عام انتخابات کے نتیجے میں قائم ہونے والی پارلیمنٹ نے اس کی توثیق کرکے اسے دستوری اور جمہوری حیثیت بھی دے دی۔

اس وقت سے قادیانیوں کی مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف محاذ آرائی ملکی اور بین الاقوامی سطح پر جاری ہے، وہ بین الاقوامی سطح پر پاکستان دشمن سیکولر حلقوں کے ساتھ مل کر اسلام، ملت اسلامیہ اور وطن عزیز کے خلاف لابنگ اور پروپیگنڈے کی مہم جاری رکھے ہوئے ہیں اور ملک کی اسلامی نظریاتی شناخت ختم کرنے کے درپے ہیں۔ اس لئے اسلامی جمہوریہ پاکستان کو جہاں قومی خودمختاری کی بحالی، ملکی معاملات میں بین الاقوامی مداخلت سے نجات اور علاقائی سطح پر ملکی سرحدات کے تحفظ کے چیلنجز درپیش ہیں، وہاں ان مطالبات کا بھی سامنا ہے کہ:

☆...... دستور پاکستان کی نظریاتی اساس "قرارداد مقاصد" کو ختم کردیا جائے۔

☆...... دستور کی اسلامی دفعات کو تبدیل کرکے ملک کو سیکولر ریاست بنایا جائے۔

☆...... تحفظ ختم نبوت سے متعلقہ دستوری اور قانونی شقوں کو ختم کرکے قادیانیوں کو ملک کے اندر اور باہر اسلام کے نام پر اپنے مذہب کی تبلیغ کی کھلی چھٹی دے دی جائے۔

☆...... تحفظ ناموس رسالت کے قانون کو ختم کردیا جائے۔

☆...... ملک میں قرآن و سنت کے جو چند قوانین رسمی اور علامتی طور پر نافذ ہیں، انہیں بھی منسوخ یا تبدیل کردیا جائے۔

☆...... قرآن و سنت کے حوالے سے قانون سازی کو قطعی طور پر شجر ممنوعہ قرار دے دیا جائے۔

اس مہم میں ملکی اور بین الاقوامی سیکولر حلقوں کے ساتھ قادیانی گروہ بھی پوری طرح شریک اور سرگرم ہے۔ اس لئے تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے کی جانے والی جدوجہد ملک کی اسلامی شناخت کے تحفظ اور مسلمانوں کے عقائد و ایمان کے دفاع کے ساتھ ساتھ ملک و قوم اور دین و ملت کے خلاف عالمی نظریاتی و ثقافتی یلغار کی روک تھام کے لئے بھی انتہائی ضروری ہے۔ اس سلسلے میں کام کرنے والی تمام جماعتیں اور حلقے خواہ وہ کسی بھی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں، پوری امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کررہے ہیں اور قرآن و سنت کی جامع تعلیمات پر یقین رکھنے والے ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس جدوجہد میں شریک ہو اور جو کردار بھی وہ کسی دائرہ میں یا کسی سطح پر ادا کرسکتا ہے، اس سے گریز نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق سے نوازیں۔ آمین یارب العالمین۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۱۰ ستمبر ۲۰۱۳ء)

تحریک ختم نبوت... چند خفیہ گوشے!

محمد متین خالد

۳۰ رجون ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں مولانا شاہ احمد نورانیؒ نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کی قرارداد پیش کی، جس پر مولانا مفتی محمودؒ، مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری، پروفیسر غفور احمد، مولانا عبدالحق، چوہدری ظہور الٰہی، شیر باز خان مزاری، مولانا محمد ظفر احمد انصاری، احمد رضا قصوری، مولانا نعمت اللہ، سردار شوکت حیات، علی احمد تالپور اور رئیس عطا محمد خان مری سمیت چالیس کے قریب ممبران اسمبلی نے دستخط کیے۔ اس قرارداد میں کہا گیا کہ قادیان کے آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے حضور نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا۔ قرآنی آیات کا تمسخر اڑایا۔ جہاد کو ختم کرنے کی مذموم کوششیں کیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیانیت سامراج کی پیداوار ہے، جس کا مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا اور اسلام کو جھٹلانا ہے۔ قادیانی مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا بہانہ بنا کر کے اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ لہٰذا اسمبلی مرزا قادیانی کے پیروکار قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر آئین پاکستان میں ضروری ترمیم کرے۔

۵ راگست ۱۹۷۴ء کو صبح دس بجے اسپیکر قومی اسمبلی صاحبزادہ فاروق علی خان کی صدارت میں اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ جس میں وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو، وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ، وفاقی وزیر برائے مذہبی امور مولانا کوثر نیازی سمیت پوری کابینہ نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد قادیانی جماعت کے وفد کو جس کی سربراہی قادیانی خلیفہ مرزا ناصر کر رہا تھا، بلایا گیا۔ اسمبلی میں طے پایا گیا کہ کوئی رکن قومی اسمبلی براہ راست مرزا ناصر سے سوال نہ کرے بلکہ وہ اپنا سوال لکھ کر اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار کو دے دے جو خود مرزا ناصر سے اس بارے میں دریافت کریں گے، دنیا کی تاریخ میں جمہوری نظام حکومت کا یہ واحد واقعہ ہے کہ اکثریت کی بنیاد پر فیصلہ کرنے کے بجائے قادیانی مذہب کے دونوں فرقوں (ربوی اور لاہوری) کے سربراہوں کو اپنا اپنا موقف پیش کرنے کے لئے بلایا گیا۔

تعارفی کلمات کے بعد اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے مرزا ناصر سے قادیانی عقائد پر بحث شروع کی تو مرزا ناصر نے کہا کہ آئین پاکستان کے آرٹیکل ۲۰ کے تحت ہر شہری کو مذہبی طور پر آزادیٔ اظہار حاصل ہے۔ آپ کسی پر پابندی نہیں لگا سکتے۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ ایک شخص خود کو مسلمان کہتا ہے اور اسلام کے بنیادی ارکان اور قرآن مجید کی متعدد آیات کا بھی منکر ہے تو کیا اس پر پابندی لگائی جا سکتی ہے؟ اس پر مرزا ناصر مختصر خاموشی کے بعد بولا کہ کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ ہمیں غیر مسلم اقلیت قرار دے۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ آپ کو کس نے حق دیا ہے کہ آپ دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر، دائرہ اسلام سے خارج اور جہنمی قرار دیں؟ مرزا ناصر نے کہا کہ ہم کسی کو کافر قرار نہیں دیتے۔ اس پر اٹارنی جنرل نے مرزا ناصر کو اس کے دادا (آنجہانی مرزا قادیانی) اس کے والد (قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود) اور اس کے چچا (مرزا بشیر احمد ایم اے) کی متعدد تحریریں پڑھ کر سنائیں، جس میں انہوں نے مسلمانوں کو کافر دائرہ اسلام سے خارج، جہنمی ولد الزنا اور کنجریوں کی اولاد قرار دیا۔ ان حوالہ جات پر مرزا ناصر نہایت شرمندہ ہوا، پھر اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے مرزا ناصر سے پوچھا کہ جب آپ کا نبی الگ، قرآن الگ، نماز، روزہ حج اور زکوٰۃ الگ ہے تو پھر آپ خود کو مسلمان کہلوانے اور شعائر اسلامی استعمال کرنے پر بضد کیوں ہیں؟ اس پر مرزا ناصر نے کہا کہ ہماری کوئی چیز الگ نہیں ہے، ہم مسلمانوں کا ہی ایک حصہ ہیں۔ اس سلسلے میں اٹارنی جنرل نے کئی ایک حوالے پڑھ کر سنائے تو مرزا ناصر بے حد پریشان ہوا۔

ایک موقع پر اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے قادیانی خلیفہ مرزا ناصر سے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس مرزا قادیانی کی تمام کتب موجود ہیں؟ مرزا ناصر نے کہا کہ ہاں! ہمارے پاس مرزا صاحب کی تمام کتب موجود ہیں۔ اٹارنی جنرل نے پوچھا کہ ان کی تعداد کیا ہے؟ مرزا ناصر نے کہا کہ ۸۰ کے قریب ہیں۔ یحییٰ بختیار نے کہا کہ آپ نے ان ۸۰ کتب کو روحانی خزائن کے نام سے شائع کیا، اس کے علاوہ

ملفوظات دس جلدوں میں، مجموعہ اشتہارات تین جلدوں میں اور مکتوبات وغیرہ تین جلدوں میں شائع کئے۔ یہ ساری کتب ایک الماری کے دو شیلفوں میں آسکتی ہیں، مگر آپ کے مرزا صاحب نے اپنی کتاب تریاق القلوب میں لکھا ہے:

''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہارات شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچادیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہوجائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں، ان کے دلوں سے معدوم ہوجائیں۔''

(تریاق القلوب، ص: ۲۷،۲۸ مندرجہ روحانی خزائن، ج:۱۵ص:۱۵۵،۱۵۶ از مرزا قادیانی)

اٹارنی جنرل نے مرزا ناصر سے پوچھا کہ باقی کتب کہاں اور ان کے نام کیا ہیں؟ جس پر مرزا نے کہا کہ اتنی تعداد میں شائع ہوئیں کہ ۵۰ الماریاں بھرجائیں۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ آپ اگر صرف ایک کتاب کو ایک لاکھ کی تعداد میں شائع کردیں تو اس سے سینکڑوں الماریاں بھر جائیں گی۔ مرزا صاحب تو کہتے ہیں کہ انگریز کی حمایت اور جہاد کی ممانعت کے سلسلے میں اتنی کتابیں لکھی ہیں کہ ۵۰ الماریاں بھر جائیں، اس پر بھی مرزا ناصر نے کوئی جواب نہ دیا۔

ایک اور موقع پر اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے مرزا ناصر سے پوچھا کہ آپ مرزا قادیانی کو کیا مانتے ہیں؟ مرزا ناصر نے کہا کہ ہم مرزا غلام احمد صاحب کو مہدی اور مسیح موعود مانتے ہیں۔ اٹارنی جنرل نے پوچھا کہ اس کے علاوہ آپ مرزا صاحب کو کیا مانتے ہیں؟ مرزا ناصر نے کہا کہ کچھ نہیں۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں صراحتاً دعویٰ کیا ہے کہ وہ خود ''محمد رسول اللہ'' ہے اور آپ جب کلمہ طیبہ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں تو محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی لیتے ہیں۔ اس پر مرزا ناصر نے کہا کہ ہم مرزا صاحب کو محمد رسول اللہ نہیں مانتے۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ کیا آپ مرزا قادیانی کے دعویٰ محمد رسول اللہ کو جھوٹا مانتے ہیں؟ اس پر مرزا ناصر خاموش ہوگیا، پھر اٹارنی جنرل نے مرزا قادیانی کی کتابوں سے کئی ایک اقتباسات پیش کئے، جب اٹارنی جنرل نے مرزا قادیانی کی کتب سے متنازعہ حوالہ جات پیش کئے تو ممبران اسمبلی غم و غصہ میں ڈوب گئے۔ بہرحال ۱۳ روز کی طویل بحث اور جرح کے بعد مرزا ناصر نے نہ صرف اپنے تمام کفریہ عقائد و نظریات کا برملا اعتراف کیا بلکہ لایعنی تاویلات کے ذریعے ان کا دفاع بھی کیا۔ ۵ اور ۶ ستمبر کو اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار نے ۱۳ روز کی بحث کو سمیٹتے ہوئے ارکان اسمبلی کو مفصل بریفنگ دی، ان کا بیان اس قدر مدلل، جامع اور ایمان افروز تھا کہ کئی آزاد خیال اور سیکولر ممبران اسمبلی بھی قادیانیوں کے عقائد و عزائم سن کر پریشان ہوگئے۔ چنانچہ ۷ ستمبر کو شام ۴ بج کر ۳۵ منٹ پر پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے دونوں فرقوں (ربوی اور لاہوری) کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور آئین پاکستان کی شق (۲) ۱۶۰ اور (۳) ۲۶۰ میں اس کا مستقل اندراج کردیا۔

اس موقع پر قومی اسمبلی میں یہ حیران کن منظر بھی دیکھنے میں آیا کہ جب قادیانی خلیفہ مرزا ناصر اپنے کفریہ عقائد کے دفاع میں دلائل دے رہا تھا تو اچانک ایک پرندہ اڑتا ہوا آیا اور مرزا ناصر پر بیٹ کردی، جس سے وہ نہایت سٹپٹایا اور بڑبڑاتا ہوا تھوڑی دیر کے لئے اسمبلی سے باہر چلا گیا۔ جس نے بھی یہ منظر دیکھا وہ ششدر رہ گیا کہ جدید عمارت کے بند کمرے میں اچانک پرندہ کہاں سے آگیا؟ اور پھر پرندے کا صرف مرزا ناصر کو ٹارگٹ کرنا بھی باعث تعجب تھا۔

۶ ستمبر ۱۹۷۴ء کو رات ساڑھے نو بجے حکومتی حلقوں میں بے حد اثر و رسوخ رکھنے والے معروف صحافی اور روزنامہ وفاق کے مدیر اعلیٰ جناب مصطفیٰ صادق کی ملاقات وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو سے ہوئی۔ اس اہم ملاقات کی روداد بیان کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ جب بھٹو صاحب سے ملاقات ہوئی تو ان کے ساتھ بیگم نصرت بھٹو، وفاقی وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ، وزیر مذہبی امور کوثر نیازی، وفاقی سیکرٹری برائے قانون جسٹس محمد افضل چیمہ اور ڈپٹی اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار بھی موجود تھے۔ اس موقع پر بیگم نصرت بھٹو شدید غصے میں تھیں۔ وہ زور زور سے کہہ رہی تھیں کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دینا چاہیے۔ ہم ایسی حکومت نہیں کرسکتے۔ ہم نے حکومت چھوڑنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اس موقع پر جناب یحییٰ بختیار نے نہایت ٹھنڈے دل سے دلیل اور اپیل کا لہجہ اختیار کیا جس سے بیگم نصرت بھٹو کافی نارمل ہوئیں اور پوری توجہ سے یحییٰ بختیار کی گفتگو سننے لگیں۔ بقول مصطفیٰ صادق صاحب: ''سچی بات یہ ہے کہ یحییٰ بختیار کا یہ کارنامہ اتنا عظیم اور اتنا غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے کہ اس کی جتنی بھی تحسین کی جائے کم ہے۔ میں تصور بھی نہیں کرسکتا تھا کہ مسز بھٹو

کی پارٹی میں کوئی ایسا مرد جری بھی شامل ہے جو بلا خوف وخطر اپنا موقف نہ صرف یہ کہ شدومد کے ساتھ بیان کر دے۔ بلکہ استدلال کی قوت سے مسٹر بھٹو جیسے حکمران کو عین اس مرحلے پر جب کہ وہ بے یقینی اور مایوسی کی دلدل میں گھٹنے گھٹنے پھنسا ہوا ہو اور غیظ و غضب کے عالم میں سارے پینترے بھول چکا ہو۔ زور استدلال سے صورت حال کا رخ تبدیل کر دے۔ چنانچہ جونہی کچھ بعد دیگرے مسٹر بھٹو اور مسٹر بھٹو نے اپنی رٹی پٹی باتیں دہرائیں اور کہا: ''یہ ملا کی جیت ہے۔ ہم کون ہیں کسی کو کافر قرار دینے والے۔ ایسا اعلان کرنے سے بہتر ہے حکومت چھوڑ دی جائے۔ ہم نے حکومت چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ہم مستعفی ہو رہے ہیں۔'' یحییٰ بختیار کی ایمان افروز گفتگو ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے۔ انتہائی موثر اور پُر مغز گفتگو۔ ''آپ حکومت چھوڑ رہے ہیں یا آپ سیاست سے بھی دست بردار ہو رہے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ آپ کس ایشو (Issue) پر مستعفی ہو رہے ہیں۔ کیا آپ پبلک کے سامنے اپنے استعفیٰ کا جواز ثابت کر سکیں گے؟ کاش میں اسمبلی کی اس کارروائی کا خلاصہ اپنے ہمراہ لے آتا اور آپ کو بتاتا کہ مرزا ناصر نے کیا کچھ کہا ہے۔ کیا موقف اختیار کیا ہے؟ یہ کون کہتا ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے فیصلے سے ملا جیت جائے گا؟ آپ کو معلوم ہے کہ قادیانیت کے بارے میں علامہ اقبالؒ کا کیا موقف ہے؟ ہم اسی موقف کے قائل ہیں۔ اگر کسی کے خیال میں قادیانیوں کو کافر قرار دینا صحیح نہیں ہے تو پھر انہیں قادیانیوں کا یہ نقطہ نظر درست تسلیم کرنا پڑے گا کہ ہم اور آپ غیر مسلم ہیں۔'' یحییٰ بختیار نے بھٹو صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے مزید کہا کہ ''سر! اگر آپ چاہیں بھی تو شاید اب ممکن نہیں۔ کیونکہ قادیانی اور لاہوری جماعت کی قیادت نے پارلیمنٹ میں ختم نبوت کے حوالے سے سب کے سامنے ان تمام کفریہ عقائد کا برملا اعتراف کر لیا ہے جس کی بنا پر امت مسلمہ انہیں گزشتہ ۱۰۰ سال سے غیر مسلم سمجھتی ہے۔ ۱۳ روز کے بحث و جرح کے بعد پوری پارلیمنٹ ایک متفقہ نتیجہ پر پہنچ چکی ہے۔ اس کی ذمہ دار قادیانی قیادت ہے جس نے سب ممبران کے سامنے مرزا غلام احمد قادیانی کی متنازعہ تحریروں کی تصدیق اور تائید کی۔''

یحییٰ بختیار کی اس ولولہ انگیز گفتگو کے بعد دوسرے شرکاء مجلس کو بھی زبان کھولنے کا حوصلہ ہوا۔ حفیظ پیرزادہ بولے ''جو کچھ قومی اسمبلی میں ہوا ہے اس کے بعد تو اسی فیصلے کا اعلان کرنا پڑے گا۔'' ایک گزارش میں نے یہ بھی کی کہ ''وزیر اعظم خواہ مخواہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے ہیں کہ وہ قادیانیوں کو کافر قرار دینے کی ذمہ داری قبول کر رہے ہیں۔ حالانکہ اسلامی عقیدے کی رو سے قادیانی مسلمہ طور پر، طے شدہ حقیقت کے طور پر پہلے سے ہی غیر مسلم ہیں۔ اس طے شدہ اور تسلیم شدہ حقیقت کو صرف اور صرف آئینی شکل دینے کی ذمہ داری جو ایک اہم سعادت کی حیثیت بھی رکھتی ہے، قومی اسمبلی قبول کر رہی ہے جس کا اعلان قائد ایوان کی حیثیت سے وزیر اعظم کرنے والے ہیں۔ آئینی دفعہ کے اضافے کا یہ فیصلہ قومی اسمبلی کا متفقہ فیصلہ ہے۔ پوری قوم کا متفقہ فیصلہ ہے۔ عالم اسلام کا متفقہ فیصلہ ہے۔ اس لئے یہ غلط فہمی بلاوجہ پیدا ہو رہی ہے کہ مسٹر بھٹو قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے والے ہیں۔ ہاں البتہ اس کی زبان سے اگر یہ اعلان ہونے والا ہے اور اسے آئین کا حصہ بنایا جانے والا ہے تو اس سے حکومت کی اور پوری قوم کی ذمہ داری میں ایک اہم اضافہ ہو جاتا ہے کہ وہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت کے طور پر تحفظ کا یقین دلائیں۔ یہ ذمہ داری ایک مقدس مذہبی فریضے کی حیثیت اختیار کر جاتی ہے اور یہ فیصلہ خود قادیانیوں کے لیے بھی مضر ہونے کے بجائے مفید ثابت ہوگا۔ آخر میں، میں نے یہ بھی عرض کر دیا کہ خدانخواستہ کل آپ اس فیصلے کا اعلان نہیں کرتے تو نظم ونسق بحال رکھنے کے تمام تر انتظامات کے باوجود صورت حال آپ کے قابو میں نہیں رہے گی اور خدا ہی جانتا ہے کہ اس ملک کا حشر کیا ہوگا؟''

۱۰ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو ڈاکٹر عبدالسلام نے وزیر اعظم کے سائنسی مشیر کی حیثیت سے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے سامنے اپنا استعفیٰ پیش کیا۔ اس کی وجہ انہوں نے اس طرح بیان کی: ''آپ جانتے ہیں کہ میں احمدیہ (قادیانی) فرقے کا ایک رکن ہوں۔ حال ہی میں قومی اسمبلی نے احمدیوں کے متعلق جو آئینی ترمیم منظور کی ہے مجھے اس سے زبردست اختلاف ہے۔ کسی کے خلاف کفر کا فتویٰ دینا اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔ کوئی شخص خالق اور مخلوق کے تعلق میں مداخلت نہیں کر سکتا۔ میں قومی اسمبلی کے فیصلہ کو ہرگز تسلیم نہیں کرتا لیکن اب جبکہ یہ فیصلہ ہو چکا ہے اور اس پر عملدرآمد بھی ہو چکا ہے تو میرے لیے بہتر یہی ہے کہ میں اس حکومت سے قطع تعلق کر لوں جس نے ایسا قانون منظور کیا ہے۔ اب میرا ایسے ملک کے ساتھ تعلق واجبی سا ہوگا جہاں میرے فرقہ کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہو۔''

فروری ۱۹۸۷ء میں ڈاکٹر عبدالسلام نے امریکی سینیٹ کے ارکان کو ایک چٹھی لکھی کہ: ''آپ پاکستان پر دباؤ ڈالیں اور اقتصادی امداد مشروط طور پر دیں تاکہ ہمارے خلاف کئے گئے اقدامات حکومت پاکستان واپس لے لے۔''

۳۰ر اپریل ۱۹۸۴ء کو قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد قادیانی آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کی خلاف ورزی پر مقدمات کے خوف سے

بھاگ کر لندن چلے گئے۔ رات کو لندن میں انہوں نے مرکزی قادیانی عبادت گاہ "بیت الفضل" سے ملحقہ محمود ہال میں غصہ سے بھرپور جوشیلی تقریر کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر عبدالسلام مرزا طاہر کے سامنے صف اوّل میں بیٹھے ہوئے تھے۔ مرزا طاہر احمد نے اپنے خطاب میں صدارتی آرڈیننس نمبر ۲۰ مجریہ ۱۹۸۴ء (جس کی رو سے قادیانیوں کو شعائر اسلامی کے استعمال سے روک دیا گیا تھا) پر سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے اسے حقوق انسانی کے منافی قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ احمدیوں کی بددعا سے عنقریب پاکستان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ مزید برآں انہوں نے امریکہ اور دوسرے یورپی ممالک سے اپیل کی کہ وہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر پاکستان کی تمام اقتصادی امداد بند کر دیں۔ اپنے خطاب کے آخر میں مرزا طاہر نے ڈاکٹر عبدالسلام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ "صرف آپ میرے دفتر میں ملاقات کے لیے تشریف لائیں۔ آپ سے چند ضروری باتیں کرنا ہیں۔" "فرزند احمدیت" ڈاکٹر عبدالسلام نے اسے اپنی سعادت سمجھا اور ملاقات کے لیے حاضر ہو گئے۔ اس ملاقات میں مرزا طاہر احمد نے ڈاکٹر عبدالسلام کو ہدایت کی کہ وہ صدر ضیاء الحق سے ملاقات کریں اور انہیں آرڈیننس واپس لینے کے لیے کہیں۔ لہٰذا ڈاکٹر عبدالسلام نے جنرل محمد ضیاء الحق سے پریذیڈنٹ ہاؤس میں ملاقات کی اور انہیں جماعت احمدیہ کے جذبات سے آگاہ کیا۔ صدر ضیاء الحق نے بڑے تحمل اور توجہ سے انہیں سنا۔ جواب میں صدر ضیاء الحق اٹھے اور الماری سے قادیانی قرآن "تذکرہ" مجموعہ وحی مقدس و الہامات اٹھالائے اور کہا کہ یہ آپ کا قرآن ہے اور دیکھیں اس میں کس طرح قرآن مجید کی آیات میں تحریف کی ہے اور ایک نشان زدہ صفحہ کھول کر ان کے سامنے رکھ دیا۔ اس صفحہ پر مندرجہ ذیل آیت درج تھی: انا انزلنا قریبا من القادیان ترجمہ: "(اے مرزا قادیانی) یقیناً ہم نے قرآن کو قادیان (گورداسپور بھارت) کے قریب نازل کیا۔" (نعوذ باللہ) (تذکرہ مجموعہ وحی مقدس و الہامات طبع چہارم ص ۵۹ از مرزا قادیانی) اور مزید لکھا ہے کہ یہ تمام قرآن مرزا قادیانی پر دوبارہ نازل ہوا ہے۔ ضیاء الحق نے کہا کہ یہ بات مجھ سمیت ہر مسلمان کے لیے ناقابل برداشت ہے۔ اس پر ڈاکٹر عبدالسلام کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا اور وہ بے حد شرمندہ ہوا اور کھسیانا ہو کر بات کو ٹالتے ہوئے پھر حاضر ہونے کا کہہ کر اجازت لے کر رخصت ہو گیا۔

☆☆............☆☆

32 اجزاء سے تیار کردہ

معجون قوت دماغ زعفرانی

فیضن ®

دماغ، اعصاب، ذہن اور حافظہ کیلئے آزمودہ نسخہ

پاکستان بھر میں بذریعہ ڈاک فری ہوم ڈلیوری

0314-3085577

- ذہنی دباؤ، تھکاوٹ، بے خوابی، نسیان اور اعصابی کمزوری کا اکسیر علاج
- چہرے کی شادابی، حافظہ کی کمزوری، نظر کی بہتری کیلئے بہترین ٹانک
- نظامِ ہضم کی درستگی، بواسیر اور پیدائش خون کیلئے موثر علاج
- شوگر اور بلڈ پریشر کے مریضوں کیلئے انمول تحفہ
- معدہ و جگر کی کمزوری اور گرمی کا بہترین علاج
- معجون کا مسلسل استعمال بھرپور جوانی کی ضمانت

قیمت -/1200 روپے وزن 600 گرام

قیمت -/650 روپے وزن 300 گرام

اجزائے معجون

زعفران	دار چینی	شہد	مغز بادام
کشنیز	بلیلہ	جوہر آہن	برہمی بوٹی
مرچ سیاہ	ورق طلاء	بادیان	مغز اخروٹ
خشخاش	گاؤزبان	گل سرخ	ملیٹھی
اسطوخودوس	الائچی کلاں	الائچی خورد	زرشک
مغز تربوز	ورق نقرہ	گوند کتیرہ	جوہر مرجان
آملہ	مغز خیارین	مغز کدو	موز منقی

ہر موسم، ہر عمر کی خواتین و حضرات کیلئے یکساں مفید | معیار اور مقدار کے ضامن

فیضن FOODS ستارہ پلازہ ڈی گراؤنڈ پیپلز کالونی فیصل آباد

0314-3085577

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے لئے

خدمتِ قرآن کریم پر عالمی ایوارڈ

پوری قوم کے لئے باعثِ تشکر

مولانا محمد ازہر مدظلہ

گزشتہ دنوں "رابطہ عالم اسلامی" (سعودی عرب) کی طرف سے دنیا میں سب سے زیادہ حفاظ قرآن کریم تیار کرنے پر "وفاق المدارس العربیہ پاکستان" کو جدہ (سعودی عرب) میں خصوصی ایوارڈ دیا گیا۔ پاکستانی مدارس و جامعات کے سب سے بڑے اور قدیمی ادارے "وفاق المدارس العربیہ پاکستان" نے گزشتہ سال پوری دنیا میں قرآن کریم کے سب سے زیادہ حفاظ تیار کئے، جن کی تعداد تریسٹھ ہزار پانچ سو چھپن (٦٣٥٥٦) ہے، جن میں پندرہ ہزار خوش نصیب بچیاں بھی ہیں، جن دنوں میڈیا پر وفاق المدارس العربیہ کو عالمی ایوارڈ دیئے جانے کی یہ خبر نشر ہوئی، انہی دنوں پاکستانی یونیورسٹیوں کی تعلیمی کارکردگی کے حوالے سے ایک عالمی جائزہ کی رپورٹ بھی میڈیا پر آئی، اس خبر کا "وفاق المدارس العربیہ پاکستان" کو عالمی اعزاز دیئے جانے کے ساتھ براہ راست تو کوئی تعلق نہیں تاہم دینی درس گاہوں اور عصری سرکاری اداروں کی کارکردگی کی ایک جھلک ضرور دکھائی دیتی ہے، اس خبر کا ذکر ہم آخر میں کریں گے۔

پہلے وفاق المدارس کا ذکر...... مجموعی طور پر "وفاق المدارس العربیہ پاکستان" سے ملحق مدارس و جامعات میں بیس لاکھ سے زائد طلبا و طالبات تعلیم حاصل کررہے ہیں، سرکاری طور پر پاکستان کی آبادی اٹھارہ کروڑ ہے جب کہ انڈیا، بنگلہ دیش اور انڈونیشیا میں مسلمانوں کی تعداد پاکستان سے زیادہ ہے، لیکن وفاق المدارس کی بدولت یہ اعزاز پاکستان کو حاصل ہوا کہ اس نے ایک سال میں حفاظ کی اتنی بڑی تعداد تیار کی جس تک کوئی دوسرا اسلامی ملک نہیں پہنچ سکا، حتی کہ سعودی عرب جہاں تحفیظ قرآن کریم کی سرکاری طور پر سرپرستی اور حوصلہ افزائی کی جاتی ہے بھی اس میدان میں پیچھے ہے۔

وفاق المدارس العربیہ کو یہ انٹرنیشنل ایوارڈ رابطہ عالم اسلامی کی ذیلی تنظیم "الہیئۃ العالمیۃ لتحفیظ القرآن الکریم" کے زیراہتمام عالمی تقریب میں دیا گیا۔ "وفاق المدارس العربیہ" کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری حفظہ اللہ نے سعودی فرمانروا شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کے فرزند اور گورنر مکہ شہزادہ مشعل بن عبداللہ اور رابطہ عالم اسلامی کے جنرل سیکریٹری ڈاکٹر عبداللہ عبدالمحسن الترکی سے ایوارڈ وصول کیا۔ اس موقع پر سعودی عرب کے علماء و مشائخ، مختلف وزارتوں کے اعلیٰ افسران اور شاہی خاندان کے افراد بھی موجود تھے، جبکہ امریکا، برطانیہ، ساؤتھ افریقہ، انڈونیشیا، ملائیشیا، متحدہ عرب امارات، کویت، مصر اور اردن سمیت تمام قابل ذکر ممالک کے وفود اور اہم شخصیات موجود تھیں، جنہوں نے "وفاق المدارس العربیہ پاکستان" کی خدمات کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا گیا۔ وفاق المدارس العربیہ کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد حنیف جالندھری حفظہ اللہ نے اس تاریخی موقع پر عالمی میڈیا کے نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے اس اعزاز کو پوری پاکستانی قوم کا اعزاز قرار دیا اور کہا کہ یہ ملک بھر کے مدارس و جامعات کے ذمہ داران کی شبانہ روز مساعی کا ثمرہ ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ عالمی سطح پر وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے پاکستان کا نام سربلند کیا ہے تاہم پاکستان کو یہ اعزاز ان سادہ اور کم وسائل غریب مدارس کی بدولت حاصل ہوا ہے جنہیں ہمارے میڈیا وقتاً فوقتاً تنگ نظر، متعصب، تاریک خیال اور دہشت گردی کے مراکز کہتے رہتے ہیں، ایک افسوسناک پہلو یہ بھی ہے کہ کسی کھیل وغیرہ میں کوئی پاکستانی کھلاڑی عالمی سطح پر دوسری، تیسری پوزیشن حاصل کرلے تو صدر پاکستان اور وزیر اعظم تک مبارکباد کے پیغام بھیجتے ہیں اور یہاں پاکستان کو عالمی سطح پر پہلی پوزیشن اور اعلیٰ ترین ایوارڈ حاصل ہوا، لیکن ایوان صدر اور ایوان وزیر اعظم خاموش رہے، اس سے ہمارے حکمرانوں کی ترجیحات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، یہ بھی ملحوظ رہے کہ دیگر تمام اسلامی ممالک میں حکومتیں مدارس اور مساجد کو خصوصی مراعات دیتی ہیں۔ بیشتر ممالک میں مساجد کے یوٹیلیٹی بلز حکومتیں ادا کرتی ہیں جب کہ ہمارے حکمرانوں کا یہ حال ہے کہ اس سے پہلے پاکستان میں مساجد و مدارس کی بجلی کے ریٹس گھریلو صارفین کے برابر وصول کئے جاتے تھے، اب اخبارات میں خبریں ہیں کہ آئندہ مساجد و مدارس پر بھی کمرشل ریٹس لاگو ہوں گے، سوال یہ ہے کہ ان مساجد اور مدارس میں کون سی مصنوعات

فروخت کی جاتی ہیں کہ حکومت ان سے کمرشل ریٹس وصول کرنا چاہتی ہے؟

بہرحال "وفاق المدارس العربیہ" کی اس خوش کن اور پاکستان کے لئے باعث عزت خبر کے بعد دوسری خبر یہ ہے کہ ٹائمز ہائر ایجوکیشن (THE) ورلڈ یونیورسٹی رینکنگ نے گزشتہ ہفتہ ایک رپورٹ جاری کی ہے جس کے مطابق دنیا کے چار سو اولین اداروں میں پاکستان کی ایک یونیورسٹی بھی شامل نہیں ہے، جن کی رینکنگ عالمی سطح پر کی گئی ہے بلکہ پاکستان پہلے سو ایشیائی اداروں میں بھی شامل نہیں، اپنے محتاط اصولوں کے مطابق (THE) ساری دنیا کی یونیورسٹیوں کی رینکنگ، تدریس، ریسرچ، علم کی منتقلی اور بین الاقوامی نقطۂ نظر کی بنیاد پر کرتا ہے، ایشیا کی بیس یونیورسٹیاں اس عالمی فہرست میں شامل ہیں، جن میں یونیورسٹی آف ٹوکیو کو دنیا کی بہترین یونیورسٹی قرار دیا گیا ہے، اور چین، کوریا اور سنگاپور تیزی سے ترقی کرنے والوں میں شامل ہیں۔

کسی ادارے کی رینکنگ کرنے کے لئے اس ادارے کی تدریسی و تعلیمی فضا، اس کا دائرۂ اثر، اس کی ریسرچ کی شہرت اور اس کے بارے میں عالمی نقطۂ نظر دیکھا جاتا ہے۔ اس ادارے کے اساتذہ وطلبا کے ساتھ بین الاقوامی محققین کے رابطوں کا جائزہ لیا جاتا ہے، تحقیقی معیار کو بلند کرنے کی اولین شرط یہ ہے کہ اساتذہ اعلیٰ تعلیمی معیار رکھتے ہوں، جنہیں ریسرچ کا تجربہ ہو اور وہ اپنا علم اپنے طالب علموں میں منتقل کرسکیں، تعلیم کے میدان میں مغربی ممالک کی برتری کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہاں بنیادی تعلیم لازمی اور مفت ہے۔

پاکستان میں بھی پرویزی دور میں ایک آئینی ترمیم کے تحت پرائمری تک تعلیم لازمی اور مفت قرار دی گئی تھی مگر ابھی تک اس پر عملدرآمد نہیں ہوا، عالمی سطح پر کسی تقابل میں پاکستان کی سبکی ہو تو ہر پاکستانی رنجیدہ ہوتا ہے، پاکستان کی ایک بھی یونیورسٹی دنیا کی پہلی چار سو اعلیٰ یونیورسٹیوں میں شمار نہ ہوسکی، یہ ہم سب کے لئے باعث افسوس ہے جب کہ سرکاری تعلیمی اداروں کو چلانے کے لئے قوم سے اربوں روپے بطور ٹیکس وصول کئے جاتے ہیں اور انہیں لیپ ٹاپ، انٹرنیٹ سمیت تمام جدید وسائل تعلیم مہیا ہیں، ان کے مقابلہ میں دینی مدارس کے وہ مدرسین جن کی ضروریات زندگی بھی بمشکل پوری ہوتی ہیں، ان کی علمی خدمات سرکاری اداروں میں مادی سہولتیں سمیٹنے والوں سے ہزار گنا بہتر ہیں، صرف خدمت قرآن کریم ہی کے حوالے سے "وفاق المدارس العربیہ پاکستان" کے لئے عالمی ایوارڈ اس کی حسن کارکردگی کا آئینہ دار ہے۔

ہمیں اپنے سرکاری تعلیمی اداروں کی فکر کرنی چاہئے جو ہر سال ناکارہ اور بے روزگاروں کی ایک پوری نسل بازاروں میں بھیج رہے ہیں، سرکاری تعلیمی اداروں کی کارکردگی کا یہ آئینہ کسی حکومت مخالف سیاسی جماعت کا فراہم کردہ نہیں بلکہ ٹائمز ہائر ایجوکیشن (THE) کا ہے جو تدریس ریسرچ اور علم کی بنیاد پر یونیورسٹیوں کی درجہ بندی کرتا ہے۔ عصری تعلیمی اداروں اور دینی مدارس کی کارکردگی کی یہ خبریں ایک ہی وقت میں میڈیا پر آئیں۔ ہمارے لئے اس میں سبق پذیری کے بہت سے نکات موجود ہیں۔

(بشکریہ ماہنامہ "الخیر" ملتان، ذوالقعدہ ۱۴۳۵ھ)

لعنت برگستاخ نبی

آغاز پہ پھٹکار تو انجام پہ لعنت ... گستاخ نبی تیرے ہر اک کام پہ لعنت
تکلیف پہ لعنت ترے آرام پہ لعنت ... ہر صبح پہ لعنت تیری ہر شام پہ لعنت
خالی نہیں لعنت سے ترا کوئی قدم بھی ... منزل پہ مقامات پہ ہر گام پہ لعنت
اک ذرہ بھی توہین نبی جس کو ہو تسلیم ... اس بخت سیاہ کار و سیاہ فام پہ لعنت
جو شاتم ناموس نبی کا کرے اکرام ... اس شخص پہ اور شخص کے اکرام پہ لعنت
پاتے ہیں جو دیں بیچ کے انعام عدو سے ... اس عیش پہ پھٹکار ہے انعام پہ لعنت
گستاخ نبی کی جو مذمت نہ دکھائے ... اس ٹی وی کے ہر خاص پہ ہر عام پہ لعنت
لعنت ہے حکومت پہ بھی گر وہ رہے خاموش ... بے غیرت و بے دین سے حکام پہ لعنت

امریکا ہو، جرمن ہو کہ برٹش ہو کہ ہالینڈ
واللہ ہر اک دشمنِ اسلام پہ لعنت

نثار احمد خان فتحی، کراچی

ایک ہفتہ

حضرت شیخ الہندؒ کے دیس میں!

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

حضرت مولانا انعام الحسنؒ کے مختصر حالات:

حضرت جی مولانا محمد یوسف صاحبؒ کے بعد مولانا انعام الحسن صاحبؒ تبلیغی جماعت کے تیسرے امیر قرار پائے۔ مولانا اکرام الحسن کاندھلوی رحمہ اللہ، مولانا محمد الیاس رحمہ اللہ کے حقیقی بھانجے اور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ کے پھوپھازاد بھائی تھے۔ ان کے بیٹے کا نام مولانا انعام الحسن کاندھلوی رحمہ اللہ ہے۔ مولانا انعام الحسن رحمہ اللہ ۸ر جمادی الاول ۱۳۳۶ھ مطابق ۲۰ر فروری ۱۹۱۸ء کو کاندھلہ اپنے آبائی وطن میں پیدا ہوئے۔ اپنی عمر کے دسویں سال قرآن مجید کے حافظ بن گئے تھے۔ اپنی خاندانی مسجد محلہ مولویان میں پہلی بار محراب سنائی۔

والد صاحب کی ترغیب وحکمت سے نوعمری میں نماز کی پختہ عادت ہوگئی تھی۔ ابتدائی فارسی سے گلستان بوستان تک اپنے نانا حکیم عبدالحمید رحمہ اللہ سے پڑھیں۔ فارسی نصاب کی تکمیل کے بعد ۱۱ر اگست ۱۹۳۰ء کو حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی رحمہ اللہ اپنے ہمراہ نظام الدین دہلی لے گئے تاکہ عربی تعلیم حاصل کرسکیں۔ اس وقت آپ کی عمر ۱۳ سال تھی۔ آپ کو مولانا محمد الیاس رحمہ اللہ نے پڑھانا شروع کیا۔ صرف ونحو کا آغاز ہوا۔ میزان الصرف چھ دنوں میں یاد کرکے سنادی۔ مولانا محمد یوسف رحمہ اللہ امیر ثانی تبلیغ اور مولانا انعام الحسن رحمہ اللہ قریباً ہم درس رہے۔ فروری ۱۹۳۳ء میں دونوں حضرات نے مظاہر علوم میں داخلہ لیا۔ اگلے سال پھر نظام الدین میں مشکوٰۃ شریف حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمہ اللہ سے پڑھی۔ دورہ حدیث شریف پھر مظاہر علوم میں شروع کیا۔ ختم سے کچھ پہلے پھر نظام الدین گئے۔ حدیث شریف کی کتب کی تکمیل حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمہ اللہ سے کی۔ حضرت شیخ الحدیث نے شرکاء دورہ میں سب سے زیادہ نمبر لینے والوں کو بذل المجہود شرح ابی داؤد کا مکمل نسخہ انعام میں دینے کا اعلان کیا۔ چار طالب علم اس کے مستحق قرار پائے۔ مولانا ابرار الحق رحمہ اللہ ہردوئی، مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمہ اللہ، مولانا انعام الحسن کاندھلوی رحمہ اللہ، مولانا منظور احمد بہاول پوری رحمہ اللہ۔ (موخر الذکر بزرگ کے کہیں سے حالات مل جائیں تو بہت خوشی ہو)

بجز چند کتب کے باقی میں مولانا محمد یوسف صاحب رحمہ اللہ اور مولانا انعام الحسن صاحب رحمہ اللہ کا ساتھ رہا۔ ایک جگہ مذکور ہے کہ نصف رات ایک ساتھی مطالعہ کرتے، نصف حصہ رات گزرنے پر چائے تیار کرتے۔ سوئے ہوئے ساتھی کو جگاتے انہیں چائے پلاتے اور خود چائے پی کر سوجاتے۔ اب نصف رات کے بعد دوسرے ساتھی فجر سے قبل تک مطالعہ کرتے اور نماز فجر سے قبل سونے والے ساتھی کو جگادیتے۔ اگلے دن ترتیب بدل جاتی۔ جو پہلے حصہ رات جاگے تھے وہ آخری حصہ رات پر چلے جاتے اور آخری حصہ رات والے پہلے حصہ رات پر آجاتے۔ ان دونوں حضرات میں خوب محبت تھی۔ مولانا انعام الحسن رحمہ اللہ نے ایک موقع پر فرمایا کہ مولانا محمد یوسف صاحب رحمہ اللہ نے دہلی سے صبح آنا تھا تو میں ساری رات انتظار میں جاگتا رہا۔ مولانا انعام الحسن رحمہ اللہ مطالعہ اور کتابوں کی خریداری کے حریص تھے۔ مولانا انعام صاحب رحمہ اللہ، مولانا محمد یوسف صاحب رحمہ اللہ نے طے کیا کہ تبلیغ میں جڑنے سے علمی ترقی رک جائے گی۔ فراغت کے بعد پہلے کچھ پڑھانا شروع کریں تاکہ پختگی ہوجائے، پھر تبلیغ سے جڑیں گے۔ اس پر مولانا محمد الیاس کاندھلوی رحمہ اللہ نے تحریر فرمایا۔

''میری تحریک (تبلیغ) سے علم کو ذرا ٹھیس پہنچے، یہ میرے لئے خسران عظیم ہے۔ میرا مطلب تبلیغ سے علم کی طرف ترقی کرنے والوں کو ذرا بھی روکنا یا نقصان پہنچانا نہیں بلکہ اس سے زیادہ ترقیات (علم میں) کی ضرورت ہے اور موجودہ جہاں تک ترقی کررہے ہیں، بہت ناکافی ہے۔''

(سوانح مولانا انعام الحسن کاندھلوی ج۱ص۱۹۵)

مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ نے مولانا انعام الحسن رحمہ اللہ کے متعلق تحریر فرمایا: ''ان کی علمی نظر اچھی اور فنون درسیہ میں ملکہ راسخہ حاصل تھا۔ بعض علمی ماخذ

اور شروح حدیث کی بعض تحقیقات و معلومات کی نشاندہی بھی ہوئی اور ان سے فائدہ بھی اٹھایا گیا۔"

"لامع الدراری کی تصنیف کے زمانہ میں حضرت شیخ الحدیث ؒ سے سہارنپور ملنے کے لئے مولانا انعام تشریف لائے تو حضرت شیخ صاحب ؒ نے مولانا محمد عاقل ؒ سے فرمایا کہ جو جو اشکالات ہیں، مولانا انعام ؒ صاحب سے پوچھ لینا۔ مولانا عاقل، مولانا انعام صاحب کو حضرت الشیخ کے دارالتصنیف لے جانے لگے تو پوچھنے پر اشکالات پیش کرنے شروع کر دیئے۔ چلتے چلتے مولانا انعام ؒ نے سب اشکالات کا دفعیہ کر دیا۔"

(ایضاً ص۱۹۶)

عالمی تبلیغی مرکز نظام الدین میں عربی مدرسہ کاشف العلوم کے نام سے قائم ہے۔ مولانا محمد یوسف صاحب ؒ کے زمانہ امارت میں اس کا اہتمام مولانا انعام الحسن ؒ کے ذمہ تھا۔ مولانا انعام الحسن ؒ یہاں بخاری شریف پڑھاتے تھے۔ مولانا عزیز الرحمٰن بجنوری ؒ سے مولانا انعام ؒ نے فرمایا کہ پانچ پانچ مرتبہ کامل طور پر فتح الباری اور عمدۃ القاری کا اور دو مرتبہ فتاویٰ عالمگیری کا مطالعہ کیا ہے۔ ایک موقع پر یہ بھی فرمایا کہ بخاری شریف کی ایک ایک روایت پر علیٰ وجہ البصیرت نظر ہے اور بخاری شریف کی شروحات وغیرہ جتنی میں نے جمع کی ہیں، اتنی شاید دارالعلوم دیوبند اور مظاہر علوم کے کتب خانوں میں بھی نہ ہوں۔ یہ ان کی علمی وسعت اور پختگی کی دلیل تھی۔ آپ مزاجاً کم گو تھے۔ مشکوٰۃ شریف، مختصر معانی، ہدایہ، الادب المفرد، شرح جامی ایسی کتب بھی کاشف العلوم میں آپ نے متعدد بار پڑھائیں۔

حضرت شیخ الحدیث ؒ کے صاحبزادہ حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی نے بھی دورہ حدیث شریف کاشف العلوم میں کیا اور بخاری شریف مولانا انعام الحسن صاحب ؒ سے پڑھی تھی۔

مولانا انعام الحسن ؒ کا بیعت کا تعلق حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی ؒ سے تھا۔ یہ ۱۹۳۵ء کی بات ہے۔ مولانا انعام صاحب کو بارہ ہزار اسم ذات کا فرمایا جو پھر ستر ہزار یومیہ تک بھی بڑھ گیا۔ سات آٹھ گھنٹے معمولات پورے کرنے پر لگاتے تھے۔ پندرہ پارے یومیہ تلاوت کا معمول تھا۔ ہمارے مخدوم حضرت مولانا میاں سراج احمد صاحب دین پوری مدظلہ بھی ہر دوسرے روز ختم کرتے ہیں۔ آج کل صاحب فراش ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ صحت و سلامتی سے امت مسلمہ کے سروں پر تادیر قائم و سلامت رکھیں۔ آمین!

مولانا انعام صاحب ؒ نے ایک رمضان میں اکسٹھ قرآن مجید کے ختم کئے۔ یعنی یومیہ دو ختم سے بھی اوپر بنتے ہیں۔ مولانا انعام الحسن صاحب ؒ کو یہ اعزاز حاصل تھا کہ متواتر پندرہ سال وہ حضرت بانی تبلیغی جماعت مولانا محمد الیاس ؒ کی معیت وصحبت سے فیضیاب ہوئے۔ خطوط کے جوابات تو حضرت جی ؒ نے مولانا انعام الحسن ؒ کے ذمہ لگا رکھے تھے۔ ایک موقع پر مولانا الیاس ؒ صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب ؒ کے لئے جیسے مولانا محمد قاسم نانوتوی ؒ اور مولانا رشید احمد گنگوہی ؒ تھے اسی طرح میرے لئے یوسف ؒ وانعام ؒ ہیں۔ مولانا محمد الیاس صاحب ؒ نے اپنی زندگی کے آخری دن مولانا انعام الحسن ؒ کو خلافت سے بھی سرفراز فرمایا تھا۔

۷ر اپریل ۱۹۳۵ء کو مولانا انعام الحسن ؒ کا نکاح حضرت شیخ الحدیث ؒ کی صاحبزادی سے ہوا۔ جو حضرت مدنی ؒ نے پڑھایا۔ ۳ر جون ۱۹۳۶ء کو رخصتی ہوئی۔ رخصتی کے موقع پر حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری ؒ، مولانا عاشق الٰہی میرٹھی ؒ اور مولانا محمد الیاس صاحب ؒ بھی موجود تھے۔ مولانا محمد یوسف صاحب ؒ اور مولانا انعام الحسن صاحب ؒ کا ایک ہی دن نکاح مظاہر علوم کے سالانہ جلسہ پر ہوا۔ دونوں مظاہر علوم میں پڑھتے تھے تو حضرت شیخ الحدیث ؒ نے اپنے مکان پر ان دونوں کے علیحدہ علیحدہ رہنے کے لئے اسی رات کمرے مختص کر دیئے۔ جون ۱۹۳۶ء میں پڑھائی کے بعد سال کے اختتام پر گھر گئے تو اپنی اپنی گھر والیوں کو ہمراہ لے کر گئے۔

مولانا انعام الحسن ؒ صاحب کے بیٹے

(۱) انوار الحسن، ۱۱ر جولائی ۱۹۳۹ء کو پیدا اور ۲۲ر جولائی ۱۹۴۰ء کو ذخیرہ آخرت ہوئے۔ (۲) معاذ الحسن پیدائش ۱۱ر جون ۱۹۴۳ء اور وفات ۱۹ر مئی ۱۹۵۰ء ہے۔ (۳) مولانا زبیر الحسن ۳۰ر مارچ ۱۹۵۰ء کو پیدا ہوئے اور اب مارچ ۲۰۱۴ء میں آپ کا وصال ہوا ہے۔ مولانا محمد انعام الحسن ؒ صاحب کے بعد تبلیغ کے امیر مقرر کرنے کی بجائے سہ رکنی مجلس شوریٰ بنی۔ مولانا زبیر الحسن ؒ بھی اس کے رکن اعظم تھے۔ مولانا انعام الحسن صاحبؒ بیمار ہوئے تو علاج کی غرض سے آپ کاندھلہ آ گئے۔ بیماری نے طول پکڑا۔ دو سال چار ماہ کاندھلہ زیر علاج رہے۔ کچھ افاقہ ہوا۔ ۱۰ر مارچ ۱۹۴۹ء کو آپ دہلی نظام الدین تشریف لائے۔ دو ماہ دس یوم بعد ۷ر مئی ۱۹۴۹ء کو دوبارہ کاندھلہ جانا ہوا۔ اب کے کاندھلہ ساڑھے چھ ماہ قیام رہا۔ ۲۵ر نومبر ۱۹۴۹ء نظام الدین آ گئے۔ اب الحمدللہ! طبیعت بحال ہوگئی۔ اسفار شروع ہو گئے۔ مولانا انعام الحسن ؒ اب اسفار میں حضرت جی مولانا محمد یوسف صاحب ؒ کے ساتھ رہتے تھے۔

(جاری ہے)

اعجازِ نبوت.... قرآن پاک کی روشنی میں!

گزشتہ سے پیوستہ

مولانا حافظ خلیل الرحمٰن راشدی، سیالکوٹ

آخری رسول ﷺ کا اعجاز:

حق جل شانہٗ نے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو باوجودیکہ گوناگوں اور قسم قسم کے معجزات عطا فرمائے مگر شفاء امراض اور احیاء موتٰی کے قسم سے بھی آپ کو حظ وافر عطا فرمایا اور مُردوں کی ایک جماعت آپ کے ہاتھ پر زندہ فرمائی۔ (زرقانی ج ۱ ص ۱۷۰)

حسن یوسف، دم عیسٰی، ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہاداری

امام قرطبیؒ اپنی کتاب تذکرہ میں فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر مُردوں کی ایک جماعت کو زندہ فرمایا جس کا قاضی عیاضؒ نے اپنی شفاء میں ذکر کیا ہے۔
(دیکھو شرح شفا للعلامۃ القاری ج ۱ ص ۶۲۳)

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک اندھی بڑھیا کا ایک جوان بیٹا مر گیا سب نے اُس پر ایک کپڑا ڈال دیا اور اس کو ڈھانک دیا۔ بوڑھی ماں کو بیحد صدمہ ہوا اور چلانے لگی اور یہ کہا کہ اے پروردگار! تجھے خوب خوب معلوم ہے کہ میں خالص تیرے لئے اسلام لائی اور بتوں کو چھوڑا اور بصد شوق و رغبت تیرے رسول کی طرف ہجرت کی، اے اللہ! مجھ پر بت پرستوں کی شماتت کا موقع نہ دے اور مجھ پر ناقابلِ برداشت صدمہ نہ ڈال۔ حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم اصحاب صفہ اس وقت وہاں موجود تھے، خدا کی قسم ہم ابھی وہیں موجود تھے کہ یکا یک وہ نوجوان زندہ ہو گیا اور اپنے منہ سے اپنی چادر اتاری اور ہمارے ساتھ کھانا کھایا اور وہ نوجوان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تک زندہ رہا اور اُس کی بڑھیا ماں اس نوجوان کی زندگی میں وفات پا گئی۔ (رواہ ابن عدی وابن ابی الدنیا والبیہقی وابونعیم تفصیل کے لئے زرقانی ۱۸۳ ج ۵ دیکھئے)

فائدہ: اس استغاثہ اور آپ ﷺ کی برکت سے اس کا بیٹا زندہ ہو گیا۔

(۲) دلائل بیہقی میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اسلام کی دعوت دی اس نے یہ کہا کہ میں تب اسلام قبول کروں گا جب آپ ﷺ میری لڑکی کو زندہ کر دیں جو قریب میں مر چکی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا مجھے اس کی قبر دکھلا دو وہ شخص آپ ﷺ کو اس کی قبر پر لے گیا، آپ ﷺ نے اس کی قبر پر کھڑے ہو کر اس لڑکی کا نام لے کر اس کو پکارا وہ لڑکی زندہ ہو گئی اور لبیک و سعدیک جی حاضر ہوں کہتی ہوئی قبر سے باہر نکل آئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے ارشاد فرمایا کہ کیا تو اپنے ماں باپ کے پاس رہنا چاہتی ہے، اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ! خدا تعالیٰ کا قرب ماں باپ سے بہتر ہے اور میں نے آخرت کو دنیا سے بہتر پایا۔
(زرقانی ج ۵ ص ۱۸۲۔ شفاء قاضی عیاض ص ۱۲۰)

(۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم حجۃ الوداع میں مقام حجون میں اُترے اور ایک روز میرے پاس سے رنجیدہ اور غمگین اور روتے ہوئے باہر گئے پھر جب واپس آئے تو مسرور تھے اور مسکرا رہے تھے، میں نے اس کا سبب دریافت کیا تو آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ میں نے حق تعالیٰ سے درخواست کی کہ میرے والدین کو زندہ کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے والدین کو زندہ کر دیا اور وہ مجھ پر ایمان لائے اور پھر وفات پا گئے۔

اس روایت کو علامہ سہیلی نے روض الانف میں ذکر کیا اور یہ کہا کہ اس روایت کی سند کے راوی مجہول ہیں اور حافظ ابن کثیر یہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اگرچہ بہت ضعیف ہے مگر موضوع نہیں اور فضائل و مناقب میں ضعیف حدیث کی روایت جائز ہے۔
(زرقانی جلد ۵ ص ۱۸۳)

شیخ جلال الدین سیوطی اور علامہ زرقانی ؒ فرماتے ہیں کہ احیاء ابوین کی حدیث کے بارے میں حضرات محدثین کے تین قول ہیں ابن جوزی اور ابن دحیہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے اور امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور سہیلی اور ابن کثیر وغیرہ یہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے مگر موضوع نہیں حضرات اہل علم تفصیل کے لئے زرقانی از ص ۱۶۶ تا ۱۸۷ جلد اول کی طرف مراجعت کریں جس میں احیاء ابوین کی حدیث پر مفصل کلام کیا گیا ہے اور اس زمانے کے کسی علامہ کی درایت حضرات محدثین کی روایت اور درایت کے سامنے قابل التفات نہیں حافظ شمس الدین محمد بن ناصر

دمشقی نے کیا خوب کہا ہے:

حبا اللّٰہ النبی مزید فضل
علی فضل وکان بہ رؤفا
فاحیا امہ وکذا اباہ
لایمان بہ فضلاً لطیفاً
فسلمنا القدیم بذا قدیرًا
وان کان الحدیث بہ ضعیفاً

(زرقانی ج۱ص۱۹۵)

اور اسی کو شیخ جلال الدین سیوطی ؒ نے اختیار کیا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے موضوع نہیں چنانچہ ایک طویل قصیدے میں فرماتے ہیں:

و جماعۃ ذھبوا الی احیائہ
ابویہ حتی امنوا لا تخرفوا
وروی ابن شاھین حدیثاً مسنداً
فی ذاک لکن الحدیث مضعف

(زرقانی جلد۱ص۱۸۷)

(۴) کتب حدیث میں متعدد طریق سے مروی ہے کہ خیبر میں ایک یہودی عورت نے ایک بھنی ہوئی بکری آپ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کی۔ جس میں اُس نے زہر بھی ملا دیا تھا، آپ ﷺ نے اس میں سے کچھ تناول فرمایا اور صحابہ کرام ؓ جو حاضر مجلس تھے۔ انہوں نے بھی اس میں کچھ کھایا مگر فوراً ہی صحابہ سے فرمایا کہ اپنا ہاتھ کھینچ لو اور فرمایا کہ اس بکری نے مجھے خبر دی ہے کہ میں زہر آلود ہوں۔

قاضی عباس ؒ فرماتے ہیں کہ حدیث شاۃ مسمومہ مشہور ہے جس کو ائمہ حدیث نے اپنی صحاح اور سنن میں روایت کیا ہے، ائمہ متکلمین کا اس میں اختلاف ہے امام ابوالحسن اشعری اور قاضی ابوبکر باقلانی تو یہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسی مردہ بکری میں اپنی قدرت کاملہ سے کلام اور حروف اور اصوات کو پیدا کر دیا جیسے خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے بارہا شجر اور حجر میں کلام اور حروف اور اصوات کو پیدا فرمایا پس اس بکری کا گوشت اپنی ہی حالت اور شکل پر رہا اور اللہ تعالیٰ نے اس میں قدرت گویائی پیدا کر دی۔ اور بعض متکلمین یہ فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس گوشت میں حیات اور زندگی پیدا فرمائی اور حیات کے بعد اُس گوشت نے کلام کیا اور یہی امام ابوالحسن اشعری سے منقول ہے۔

(دیکھو شفا قاضی عیاض ۱۹۵ و مناہل الصفا ۴۳)

(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں کھجور کے ایک ستون سے سہارا لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے، اس کے بعد جب منبر تیار ہو گیا تو آپ ﷺ نے منبر پر خطبہ شروع کر دیا تو یکبارگی صدمہ مفارقت میں وہ ستون چلا کر رونے لگا۔ آپ منبر سے اترے اور اس کو اپنے بدن سے چمٹایا سو وہ ہچکیاں لینے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ستون ہمیشہ ذکر (خطبہ) سنا کرتا تھا اب جو نہ سنا تو رونے لگا۔
(بخاری شریف)

قاضی عیاض ؒ اور دیگر حضرات محدثین فرماتے ہیں کہ گریہ ستون کی حدیث متواتر ہے صحابہ کرام ؓ کی ایک کثیر جماعت سے مروی ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حنین جذع (یعنی گریہ ستون) کا معجزہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے احیاء موتیٰ کے معجزہ سے زیادہ بلند ہے اس لئے کہ میت اگر زندہ ہو جائے تو اپنی حالت سابقہ یعنی گزشتہ حیات کی طرف لوٹ آیا بخلاف لکڑی کے کہ وہ تو جماد محض ہے، اس میں پہلے سے حیات کا کہیں نام ونشان نہ تھا اس کا مفارقت نبوی کے صدمہ والم سے رونا غایت درجہ عجیب ہے، امام بیہقی ؒ نے امام شافعی ؒ سے اسی طرح نقل فرمایا اور علیٰ ہذا اور ختوں اور پہاڑوں میں سے السلام علیک یا رسول اللہ کی آوازیں آنا اور آپ ﷺ کے اشارہ سے بتوں کا گر جانا اور آپ ﷺ کی مجلس میں کھانوں سے تسبیح کی آواز سنائی دینا یہ معجزات بھی احیاء موتیٰ کے معجزات سے کم نہیں اور اسی طرح درختوں کا آپ ﷺ کے بلانے سے آ جانا اور آپ ﷺ کے اشارہ سے اپنی جگہ واپس آ جانا بھی احیاء موتیٰ کے معجزہ سے کم نہیں۔

غرض یہ کہ احیاء موتیٰ کے متعلق متعدد احادیث سے متعدد واقعات مختلف سندوں کے ساتھ ملتے ہیں۔ فرداً فرداً اگرچہ وہ روایتیں پایۂ صحت کو نہیں پہنچتیں لیکن قدر مشترک کے طور پر اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ احیاء موتیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور ثابت ہے لہٰذا اس کو بالکل بے اصل اور موضوع قرار دینا صحیح نہیں۔

☆☆ ☆☆

نبوت ورسالت کا دروازہ بند ہو چکا ہے، اب کوئی نبی نہیں آئے گا: علماء کرام

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر علمائے کرام کی اپیل پر ملک بھر میں خصوصاً شہر کراچی کی مختلف مساجد میں ائمہ حضرات اور خطبائے کرام نے اپنے خطبات جمعہ میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیوں کے کفریہ عقائد ونظریات، امام مہدی اور مسیح آخر الزمان کے اسلامی تصور اور اسلام کی عالمگیر تعلیمات کے موضوعات پر اظہار خیال کیا۔ جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کے خطیب مولانا حافظ محمد سعید لدھیانوی نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ نبوت ورسالت کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے، اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔ مولانا صاحبزادہ محمد یحییٰ لدھیانوی نے مسجد وخانقاہ شہید اسلام گلشن اقبال بلاک ۲ میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی، یہ ساری انسانیت کے لئے مشعل راہ ہے، اس کی تعلیمات ابدی اور سرمدی ہیں۔ مفتی ابوطلحہ محی الدین جامع مسجد ابوبکر صدیق کلفٹن نے کہا کہ قادیانی اپنے عقائد کی رو سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں، وہ اپنے پرفریب نعروں اور دھوکے سے سادہ لوح مسلمانوں کو ورغلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کی انہی مذموم کوششوں اور مسموم فتنہ سے مسلمانوں کو آگاہ کرنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دن رات کوشاں ہے۔

رُوح افزا
اور کیا چاہیئے!

تبلیغی و دعوتی اسفار

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

ڈیرہ اسماعیل خان میں آمد:

مولانا محمد طیب مبلغ اسلام آباد، مولانا عابد کمال مبلغ خیبر پختونخواہ اور راقم الحروف کی تشکیل ڈیرہ اسماعیل خان میں کی گئی، چنانچہ مولانا محمد طیب نے مریالی، قاری محمد نوازؒ کی مسجد عثمانیہ میں خطبہ جمعہ دیا۔ مولانا عابد کمال نے ظفر آباد کی جامع مسجد میں اور راقم الحروف نے جامعہ نعمانیہ صالحیہ میں جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کیا۔ جامعہ نعمانیہ کی بنیاد حضرت مولانا علاؤ الدینؒ نے فاضل دارالعلوم دیوبند نے رکھی۔ مولانا علاؤ الدینؒ، مولانا سراج الدینؒ دونوں بھائی تھے اور دونوں نے ۱۳۵۹ھ، مطابق ۱۹۳۹ء دارالعلوم دیوبند سے دورۂ حدیث شریف مکمل کیا۔

بخاری شریف شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے پڑھی اور مولانا علاؤ الدینؒ نے سالانہ امتحان میں ۴۵ نمبر حاصل کئے۔ مسلم شریف مولانا محمد ابراہیم بلیاویؒ سے پڑھی اور ۵۰ نمبر حاصل کئے۔ طحاوی شریف مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ سے پڑھی اور ۴۸ نمبر حاصل کئے۔ شمائل ترمذی اور ابن ماجہ مولانا اعزاز علیؒ سے پڑھیں اور ۴۱ اور ۴۰ نمبر حاصل کئے۔ نسائی شریف مولانا ریاض الدینؒ سے اور ۴۵ نمبر حاصل کئے۔ موطا امام مالکؒ مفتی اعظم مولانا مفتی محمد شفیعؒ اور ۵۰ نمبر حاصل کئے۔ موطا امام محمدؒ مولانا عبدالحق نافع گل سے پڑھی اور ۴۸ نمبر حاصل کئے۔ ابوداؤد شریف مولانا مفتی محمد شفیعؒ سے پڑھی اور ۴۹ نمبر حاصل کئے۔

مولانا علاؤ الدین ۲۴ر دسمبر ۲۰۱۳ء کو فوت ہوئے۔ سو سال کے قریب عمر پائی۔ خطبہ جمعہ اور بخاری شریف میں ان کے جانشین ان کے فرزند گرامی مولانا اشرف علی ہیں۔ مولانا نے مبلغین کی ثرید اور فروٹ سے بھرپور تواضع کی۔ مولانا مرحوم کے ایک فرزند مولانا محمد عرفان مدظلہ اور خادم گل اسلم خان سے بھی مختلف امور پر کافی دیر گفتگو ہوئی۔

مولانا غلام رسول مدظلہ جنوبی پنجاب کے استاذ الکل مولانا غلام رسول پونٹویؒ، ہمارے حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ، مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ، مولانا احمد علی لاہوریؒ کے تلمیذ رشید ہیں ان سے بھی کافی مجلس رہی، جس میں موصوف اپنے اساتذہ کرام کے فضائل و کمالات بیانات فرماتے رہے۔

حاجی محمد ریاض الحسن گنگوہی مدظلہ مجلس کی مرکزی شوریٰ کے رکن، مقامی مجلس کے امیر اور خانقاہ سراجیہ کے مسترشد ہیں، آج کل طبیعت پر رقت طاری ہے۔ اکابر کے نام پر آبدیدہ ہو جاتے ہیں کی زیارت سے مشرف ہوئے اور ان کے ساتھ چائے پی۔ مولانا محمود الحسن شیخ نوجوان عالم دین اور شیخ ایاز شہید کے فرزند ارجمند، ان کے ہاں دوپہر کو آرام کیا۔

مولانا مفتی محمودؒ کے مزار پر:

سرائے نورنگ جاتے ہوئے پنیالہ سے ۱۱ کلو میٹر کے فاصلہ پر مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ اپنے آبائی علاقہ عبدالخیل کے قبرستان میں محو استراحت ہیں کے مرقد مبارک پر حاضری دی اور دعائے مغفرت کی۔ مولانا مفتی محمودؒ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے قائدین میں سے ہیں، اسمبلی میں "ملت اسلامیہ کا موقف" حرفاً حرفاً پڑھی اور قادیانی جماعت کے لاٹ پادری مرزا ناصر احمد کو ناکوں چنے چبوائے۔ رفیق محترم اور مولانا محمد طیب زید مجدہ کے اصرار پر حضرت مفتی صاحبؒ کی قبر مبارک کی زیارت نصیب ہوئی۔ رات کا قیام و طعام سرائے نورنگ میں صاحبزادہ امین اللہ کے ذمہ رہا۔

ختم نبوت کورس سرائے نورنگ:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد میں ۹، ۱۰ اگست کو دو روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ کورس کی پہلی نشست ۹ اگست صبح ۸ تا ۱۲ بجے منعقد ہوئی، جس کی صدارت ضلع لکی مروت کے امیر حاجی امیر صالح خان نے کی۔ تلاوت کی سعادت قاری فیصل حیات آف خیبر کلے نے کی نعت حافظ مدثر اور تعارفی کلمات مولانا مفتی ضیاء اللہ نے فرمائے۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد ابراہیم ادہمی نے سرانجام دیئے۔ صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال نے ختم نبوت فی القرآن، اسلام آباد کے مبلغ مولانا محمد طیب نے مرزا قادیانی کا تعارف اور دعاوی، مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان مختلف فیہ عقائد کے عنوان پر لیکچرز دیئے۔ مفتی صدرالدین جامعہ حلیمیہ پیروز کی دعا پر یہ نشست مکمل ہوئی۔ دوسری نشست: بعد نماز ظہر منعقد ہوئی۔ صدارت: مولانا عبدالغفار نے کی۔ مولانا شبیر احمد اور مولانا عبدالرحیم نے ابتدائی اور تعارفی کلمات کہے۔ راقم الحروف نے اوصاف نبوت اور مرزا قادیانی کے عنوان پر ڈیڑھ گھنٹہ سے زائد خطاب کیا اور سوالوں کے جواب دیئے۔

نومسلم حضرات سے خطاب: بعد نماز عشاء نومسلم حضرات سے راقم نے امام مہدی علیہ الرضوان، حضرت مسیح علیہ السلام کی علامات اور رفع و نزول مسیح علیہ السلام پر خطاب کیا۔ مولانا عابد کمال، مفتی ضیاء اللہ، مولانا محمد طیب، مولانا شبیر احمد حقانی کی معیت حاصل رہی۔ راقم

نے گزشتہ سال اسلام قبول کرنے والے ۲۳۶ حضرات کو قبولِ اسلام پر مبارکباد پیش کی اور دین اسلام پر استقامت کی دعا کی۔ نومسلم حضرات لاہوری گروپ سے تعلق رکھتے تھے۔ قادیانی لاہوری گروپس کے اختلاف اور وجوہ کفر بیان کئے نومسلم حضرات نے پختون روایات کے مطابق علماء کرام کا اعزاز و اکرام کیا۔

تیسری نشست: ۱۰ اگست ۸ بجے صبح منعقد ہوئی۔ تلاوت حافظ ذبیح اللہ ابن مولانا محمد ابراہیم ادہمی نے کی۔ پہلا لیکچر مولانا محمد طیب نے تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں اکابرین ملت کی خدمات اور قربانیوں کا تذکرہ کیا۔ مولانا محمد عمر خان اور مولانا نظام محمد کے مختلف عنوانات پر بیان ہوئے۔ دوسرا لیکچر صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال نے دیا۔ عنوان تھا ختم نبوت اور اسلوب قرآن، وقفہ چائے کے بعد مولانا شبیر احمد حقانی اور مولانا غلام فرید کے بیان ہوئے۔ آخری لیکچر راقم نے خروج دجال، ظہور مہدی اور نزول عیسیٰ علیہ السلام پر دیا اور آخر میں سوال و جواب کی نشست منعقد ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس: بعد نماز ظہر ختم نبوت کانفرنس کے عنوان سے آخری نشست منعقد ہوئی۔ صدارت حافظ قدرت اللہ ضلعی ناظم اعلیٰ مجلس نے کی۔ نعت ابراہیم خلیلی، امیر حسن صفدر و منور نے پیش کی اور خوب سماں باندھا۔ صوبائی امیر مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ کا تفصیلی بیان ہوا۔ رات قیام و طعام ڈاکٹر دوست محمد سرجن کے ہاں بنوں میں رہا۔

بنوں میں علماء کرام سے خطاب: مفتی عظمت اللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں کے امیر اور باہمت نوجوان ہیں۔ صوبائی امیر مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ کی سرپرستی میں انہوں نے اپنے ضلع کی پچاس یونین کونسلوں میں مجالس قائم کیں اور گزشتہ سال ۲۶ اپریل کو تمام یونین کونسلوں کے ذمہ دار ساتھیوں کا اجلاس بلا کر ضلعی مجلس کی تشکیل کی۔ جس میں درج ذیل عہدیداروں پر مشتمل کابینہ کی تشکیل دی گئی: امیر مولانا مفتی عظمت اللہ، نائب امیر مولانا شمس الحق حقانی، ناظم اعلیٰ قاری امام یوسف نقشبندی، مفتی شہید نواز ناظم تبلیغ، ناظم مالیات قاری زبیداللہ، حاجی محمد ایاز جامع مسجد حافظ جی ناظم نشر و اشاعت، مفتی صاحب کی دعوت پر شہر کے علماء کرام، معززین شہر کی ایک خصوصی نشست کا اہتمام کیا گیا جس میں مساجد کے ائمہ و خطباء نے خصوصی شرکت کی۔ راقم الحروف نے ان سے درخواست کی کہ وہ موجودہ دور کے فتنوں کے مقابلہ کے لئے بھی وقت نکالیں تاکہ امت مسلمہ کے ایمان کا تحفظ کیا جاسکے۔

غوری والا میں جلسہ ختم نبوت: ۱۱ اگست بعد نماز عصر جامع مسجد غوری والا ختم نبوت کے عنوان پر جلسہ منعقد ہوا، جس میں مولانا مفتی عظمت اللہ، مولانا عابد کمال اور راقم کے بیانات ہوئے۔

رات قیام و طعام: جناب محمد اسلم خان حضرت خواجہ خواجگان مولانا خان محمد نور اللہ مرقدہ کے مریدین میں سے ہیں۔ محلہ محمود آباد پلوسہ ضلع کرک میں ان کے ڈیرہ پر قیام و طعام کا انتظام تھا۔ موصوف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کرک ضلع کے ناظم اعلیٰ بھی ہیں۔ پختون روایات کے مطابق خدام ختم نبوت کی خوب تواضع کی۔ وسیع و عریض ڈیرہ کی طرح دسترخوان بھی وسیع تھا۔

کرک میں تربیتی نشست سے خطاب: ۱۲ اگست ۲ بجے سہ پہر دارالعلوم رحیمیہ میں تربیتی نشست منعقد ہوئی جس کی صدارت ضلعی امیر قاری محمود الرحمن نے کی جبکہ مہمان خصوصی جمعیت علماء اسلام کے ضلعی امیر قاری ابن امین تھے۔ مولانا محمد عابد کمال اور راقم کے بیانات ہوئے اور یہ سلسلہ عصر کی نماز تک جاری رہا۔ تربیتی نشست میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مختلف یونین کونسلوں کے نمائندین اور ضلعی عہدیداران نے شرکت کی۔ عصر کی نماز کے بعد قاری محمود الرحمن، دارالعلوم رحیمیہ کے مہتمم مولانا ضیاء الاسلام، مولانا عابد کمال اور راقم الحروف پر مشتمل یہ قافلہ باندہ داؤد شاہ کی طرف روانہ ہوا۔

دارالعلوم دارارقم: مولانا مقصود گل علاقہ کے معروف اور متحرک عالم دین ہیں۔ اللہ پاک نے بہت سی صلاحیتوں سے سرفراز فرمایا ہے۔ علاقہ کے مسائل اور جرگوں کے ذریعہ فیصلہ کرنے میں مہارت رکھتے ہیں۔ تبلیغی جماعت کے ساتھ اندرون و بیرون ملک بہت سا وقت لگا چکے ہیں۔ انہوں نے باندہ داؤد شاہ تحصیل کے گاؤں چنڈہ خرم میں برلب انڈس ہائی وے دارالعلوم دارارقم کے نام سے جامعہ قائم کیا ہوا ہے۔ رات کو قیام و طعام ان کے ہاں رہا۔ دارالعلوم کا ۲۰۰۶ء میں قیام عمل میں لایا گیا۔ دارالعلوم میں اس وقت درجہ خاصہ تک تعلیم دی جاتی ہے۔ شعبۂ حفظ و ناظرہ میں تین کلاسیں کام کر رہی ہیں۔ صبح ناشتہ کے بعد کوہاٹ کی طرف روانگی ہوئی۔

جامعہ انوار صحابہ کوہاٹ میں تعلیمی سال کی افتتاحی تقریب تھی، جو بائی پاس پشاور روڈ کے قریب عیدگاہ میں واقع ہے۔ مولانا محمد عاصم اس کا انتظام چلا رہے ہیں۔ مجلس کے شعبۂ تبلیغ کے ناظم ہیں۔ مولانا عابد کمال اور راقم کے علوم دینیہ کے فضائل، دینی مدارس کی خدمات اور ملت پر احسان کے عنوان پر بیانات ہوئے۔ تقریب کے آخر میں سامعین کی ٹھنڈے مشروبات سے تواضع کی گئی۔

جامع مسجد خدیجہ کالج ٹاؤن کوہاٹ میں عصر کی نماز کے بعد راقم کا خطاب ہوا۔ مسجد کے خطیب مولانا محمد کاشف، برادر حاجی محمد علی ہیں۔ انہوں نے خیر مقدمی کلمات کہے۔ راقم سمیت احباب کو عصرانہ دیا۔

حاجی جاوید ابراہیم پراچہ سے ملاقات: موصوف جمعیت طلباء اسلام کے عروج کے زمانہ کے جے ٹی آئی کے لیڈر رہے۔ اسلامیہ یونیورسٹی

بہاولپور اور پشاور یونیورسٹی میں کارہائے نمایاں سر انجام دیئے۔

فراغت کے بعد جمعیت علماء اسلام اور جمعیت سے مسلم لیگ چلے گئے علالت کے باوجود باہمت ہیں۔ کافی دیر تک حضرت درخواستیؒ، مولانا مفتی محمودؒ مولانا غلام غوث ہزارویؒ، حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ کا ذکر خیر ہوتا رہا اور پرانی یادیں تازہ ہوتی رہیں۔

جامع مسجد طیبہ محلّہ پراچگان میں خطاب: محلّہ پراچگان کی جامع مسجد طیبہ میں مجلس کے زیر اہتمام ہر ماہ کورس منعقد ہوتا ہے اور مختلف علماء کرام خطاب فرماتے ہیں۔ ۱۳/اگست بعد نماز عشاء راقم الحروف کا درس ہوا جو جلسہ کی شکل اختیار کر گیا۔ مسجد مذکور کے خطیب شیخ الحدیث مولانا عبدالمنان ہیں، بہت اچھا ماحول ہے۔ قبل از عشاء جناب نذیر احمد پراچہ کے مکان پر پُرتکلف کھانے کا اہتمام کیا۔ پختون روایات کے مطابق شہر کوہاٹ کے علماء کرام بھی مدعو تھے۔ رات کا قیام مجلس کے روح رواں حاجی محمد علی المعروف علی بھائی کے ذریرہ پر ہوا۔

پشاور میں "یوم آزادی اور علماء حق کی خدمات" کے عنوان پر مقامی رفقاء نے جامع مسجد قاسم علی خان کے قریب قصہ خوانی بازار ختم نبوت چوک میں آزادی ملک کے لئے علماء کرام کی خدمات کے عنوان سے منعقدہ جلسہ میں صوبائی امیر حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی کے حکم پر جناب رشید محمد بلالی اور مولانا عابد کمال کی معیت میں شرکت کی اور خطاب کیا۔

مولانا حکیم جنت گل: دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے فاضل اور حضرت مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی مدظلہ کے خلیفہ مجاز ہیں "مجی" میں طب جدید کے نام سے مطب اور خانقاہ زکریا قائم کی ہیں۔ مغرب کی نماز خانقاہ زکریا میں ادا کی۔ حکیم صاحب سے ملاقات کی اور نوشہرہ کے لئے روانہ ہو گئے۔

مولانا قاری محمد اسلم: جامعہ حقانیہ کے فاضل، مدرسہ تعلیم القرآن بابا کرم مسجد شاہ کے مدیر ہیں۔ رات کا قیام و طعام ان کے ہاں رہا۔ ان کے جد امجد مولانا محمد علی حضرت لاہوریؒ کے برادر خورد تھے۔ افغانستان ہجرت کی باجوڑ اور پشاور سے ہوتے ہوئے نوشہرہ قیام پذیر ہوئے۔ قاری محمد اسلم باہمت عالم دین اور مجاہد ختم نبوت ہیں۔ جمعہ کا خطبہ جامع مسجد باب کرم شاہ میں دیا۔

مولانا سمیع الحق مدظلہ سے ملاقات: جمعیت علماء اسلام (س) کے سربراہ مولانا سمیع الحق مدظلہ سے قاری محمد اسلام کی معیت میں ملاقات کی اور انہیں ۲۳، ۲۴/اکتوبر کو چناب نگر میں منعقد ہونے والی آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ مولانا نے مسرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ دین اسلام کا اہم ترین شعبہ ہے اور ایمان کا حصہ ہے انشاء اللہ ضرور شرکت کروں گا۔ اللہ پاک ایفائے عہد کی توفیق نصیب فرمائیں۔

مولانا عبدالقیوم حقانی سے ملاقات: موصوف جامعہ ابوہریرہ خالق آباد کے مدیر اور تقریباً ایک سو کتب کے مصنف ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی صحبت نے انہیں کندن بنا دیا۔ مولانا کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی، جسے انہوں نے قبول فرمایا اور وفد ختم نبوت کے اعزاز میں پُرتکلف ظہرانہ دیا۔

مولانا مجاہد خان الحسینی کی خدمت میں:

موصوف تعلیم کے زمانہ میں شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے کئی سال تک خادم رہے اور حضرت مدنیؒ سے کسب فیض کیا۔ مولانا نے وفد ختم نبوت کا استقبال کیا اور کافی دیر تک حضرت مدنیؒ کا ذکر خیر مجلس کا موضوع رہا۔ رات کا قیام مدرسہ ترتیل القرآن جامع مسجد بابا کرم شاہ میں رہا۔

مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی مدظلہ کے ہاں ۱۶/اگست صبح کا ناشتہ کیا اور انہیں چناب نگر کانفرنس کی دعوت دی۔ نیز مولانا اشرف علی، سیف اللہ خالد بیورو چیف روزنامہ امت کو دعوت دی۔ تینوں حضرات نے شرکت کا وعدہ کر دیا۔ رات کا قیام دفتر راولپنڈی میں رہا۔

مری میں دروس: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل پانچ مقامات پر دروس ہوئے، جن میں مقامی حضرات کے علاوہ سیاح حضرات نے بھرپور شرکت کی۔

۱:... ۱۷/اگست بعد نماز ظہر دارالعلوم مری لوئر مال مولانا مفتی خالد حسین عباسی۔

۲:... ۱۷/اگست بعد نماز عصر جامع مسجد فاروق اعظم بس اسٹینڈ مولانا سیف اللہ سیفی۔

۳:... ۱۷/اگست بعد نماز مغرب جامع مسجد ذوالنورین تیر گول مولانا طالب الرحمن۔

۴:... ۱۸/اگست بعد نماز ظہر جامع مسجد صدیق اکبر جی پی او مولانا سیف اللہ طارق۔

۵:... ۱۸/اگست بعد نماز عصر جامع مسجد علی المرتضیٰ سنی بینک قاری محمد سعید۔

الندوہ لائبریری میں حاضری: اسلام آباد کے معروف عالم دین مولانا مفتی محمد سعید خان نے الندوہ لائبریری کے نام سے پانچ منزلہ عمارت میں شاندار لائبریری قائم کی ہے، جس میں ہزاروں سے زائد کتب ہیں۔ جناب اورنگزیب اعوان کی دعوت پر لائبریری دیکھی اور ۱۸/اگست رات کا قیام بھی لائبریری میں رہا۔

مجلس اسلام آباد کے اجلاس میں شرکت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۷/ستمبر کو لال مسجد میں منعقد ہونے والی کانفرنس کی کامیابی کے لئے جامع مسجد فاروق اعظم میں مقامی مجلس اور علماء کرام کا اجلاس شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں مہمان خصوصی راقم تھے۔ اجلاس

میں کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے ۱۹راگست ۱۱ بجے شروع ہوا، جس میں کئی ایک کمیٹیاں قائم کی گئیں۔

مجلس راولپنڈی کے اجلاس میں شرکت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کا اجلاس مقامی امیر شیخ الحدیث مولانا قاضی مشتاق احمد کی صدارت میں چار بجے سہ پہر دفتر راولپنڈی میں شروع ہوا، اس میں بھی مہمان خصوصی کے لئے قرعہ بنام من دیوانہ کردند۔ راولپنڈی میں کانفرنس کی تیاری کے لئے علماء کرام اور تاجروں پر مشتمل کئی کمیٹیاں قائم کی گئیں۔ رات کا قیام دفتر راولپنڈی میں رہا۔

لاہور کے قائدین اور علماء کرام سے ملاقاتیں: ۲۰راگست کو مولانا عزیزالرحمٰن ثانی کی معیت میں منصورہ میں جناب سراج الحق اور جناب لیاقت بلوچ کا دعوت نامہ سیکریٹری برائے امیر جماعت کو پہنچایا۔

جمعیت اہلحدیث مرکزی کے امیر پروفیسر علامہ ساجد میر، حافظ زبیر احمد ظہیر کا دعوت نامہ جمعیت اہلحدیث کے دفتر میں پہنچایا اور حافظ زبیر احمد ظہیر صاحب سے فون پر بات بھی کی۔

جمعیت علماء اسلام کے مرکزی سیکریٹری اطلاعات مولانا محمد امجد خان اور بریلوی مکتب فکر کے معروف خطیب مولانا مفتی عاشق حسین شاہ سے ملاقات کر کے انہیں چناب نگر کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ جامعہ مدنیہ جدید میں مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ سے ملاقات کی اور ان کی عیادت کی اور چناب نگر کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔

چناب نگر کورس کے شرکاء سے ملاقات: مولانا رضوان العزیز زیدمجدہ وصوابی کے حکم پر کورس کے شرکاء سے خطاب کیا اور اساتذہ کرام سے ملاقات کی۔

حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں: ۲۱راگست جمعرات بعد نماز ظہر جامعہ عبیدیہ فیصل آباد میں سیدی و مرشدی حضرت اقدس مولانا سیّد جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں حاضری اور حضرت والا کی معیت میں مغرب اور عشاء کے بعد دو پروگراموں میں شرکت کی۔

خطبہ جمعہ: جامع مسجد حق چاریار غلہ منڈی جھنگ میں حضرت مولانا سید مصدوق حسین شاہ صاحب بخاری کی دعوت پر دیا، نماز جمعہ کے بعد شاہ صاحب نے مجلس کے زعماء کے اعزاز میں ظہرانہ دیا، جس میں امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے یوم وفات کی نسبت سے ان کی عظیم الشان خدمات پر شاندار خراج تحسین پیش کیا گیا۔ جھنگ کے رفقاء نے جامع مسجد شیخ لاہوریؒ میں ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخی فیصلہ کی یاد میں کانفرنس کے انعقاد کا مژدہ سنایا۔ ظہرانہ سے فارغ ہو کر ملتان کے لئے روانگی ہوئی۔

مولانا محمد طیب سے تعزیت

۲۳راگست کو حضرت مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم کی قیادت میں مولانا محمد اسحاق ساقی بہاولپور، مولانا محمد انس، راقم الحروف پر مشتمل ایک وفد خانبیلہ (رحیم یارخان) کے قریب بہار کھاکھی میں اسلام آباد کے مبلغ مولانا محمد طیب کے جواں سال بھائی محمد احمد مرحوم کی تعزیت کے لئے گیا۔ محمد احمد کی عمر ۳۰، ۳۲ سال ہوگی کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے کہ مولانا انہیں اسلام آباد لے کر گئے، اسلام آباد اور راولپنڈی کے ہسپتالوں میں زیر علاج رہے کہ وقت موعود آن پہنچا ۲۰راگست کو تین اور چار بجے سہ پہر کے دوران خالق حقیقی سے جا ملے۔ موصوف کے جسد خاکی کو خانبیلہ لایا گیا۔ ۲۱راگست کو تین بجے سہ پہر ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ استاذ العلماء حضرت مولانا منظور احمد نعمانی دامت برکاتہم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور انہیں آبائی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ جنازہ میں مجلس کی نمائندگی رحیم یارخان کے مبلغ مولانا مفتی راشد مدنی نے کی۔ وفد نے موصوف کے خاندان سے اظہار تعزیت کیا اور قصبہ کی جامع مسجد میں بعد نماز ظہر تعزیتی جلسہ منعقد ہوا، جس میں حضرت ناظم اعلیٰ دامت برکاتہم نے خطاب کیا اور رات گئے تک ملتان واپسی ہوئی۔

علامہ اقبال کالج لودھراں میں خطاب: ۲۶ر اگست بعد نماز مغرب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لودھراں کے امیر مولانا محمد مرتضیٰ کی دعوت پر علامہ اقبال کالج لودھراں میں جلسہ منعقد ہوا، جس میں لودھراں شہر کے علماء کرام، معززین، پروفیسرز اور تاجروں نے بھرپور شرکت کی۔

راقم الحروف نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور اوصاف نبوت پر تقریباً ایک گھنٹہ خطاب کیا۔ بعدازاں سوال و جواب کی محفل منعقد ہوئی اور راقم نے سامعین کے سوالوں کے جوابات دیئے۔ مقامی احباب نے لودھراں کے معروف ہوٹل ''تاج ہوٹل'' بہاولپور روڈ میں زعماء مجلس کے اعزاز میں عشائیہ دیا، جس میں علماء کرام اور پروفیسرز نے شرکت کی۔

حضرت الامیر مدظلہ کی خدمت میں: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر، حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ کی خدمت میں حاضری ہوئی اور حضرت والا کو چناب نگر کانفرنس کے انتظامات، مختلف مسالک کے علماء کرام، مشائخ عظام، سیاسی و مذہبی رہنماؤں سے ملاقاتوں کی رپورٹ پیش کی اور حضرت والا سے کانفرنس کی کامیابی کے متعلق دعا کی درخواست کی۔ نیز حرمین شریفین میں بھی احباب مجلس کے لئے دعاؤں کی درخواست کی۔ حضرت والا نے وعدہ فرمایا رات گئے شجاع آباد واپسی ہوئی۔

اللہ پاک اپنے فضل و کرم سے شوال المکرم میں ہونے والے تبلیغی پروگراموں کو اپنے ہاں شرف قبولیت سے نوازیں اور تادم زیست یہ سلسلہ جاری رکھنے کی توفیق دیں۔ آمین یاالہ العالمین۔ ☆☆☆

عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموسِ رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے

تعاون کی اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ

قربانی کی کھالیں عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو دیجیے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی جماعت ہے۔

☆...... یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔

☆...... تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔

☆...... اندرون و بیرون ملک 50 دفاتر و مراکز، 12 دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔

☆...... لاکھوں روپے کا لٹریچر عربی، اردو، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کیے جاتے ہیں۔

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام روزہ "ختم نبوت" کراچی اور ماہانہ "لولاک" ملتان سے شائع ہو رہے ہیں۔

☆...... چناب نگر (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو عالیشان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں دار المبلغین قائم ہے، جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے، مدرسہ اور دار التصنیف بھی مصروف عمل ہیں۔

☆...... ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔

☆...... ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔

☆...... اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکا میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔

☆...... افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے 30 ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور درد مندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔

ترسیل زر کا پتہ

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 061-4783486، 061-4583486

اکاؤنٹ نمبر: 3464- UBL حرم گیٹ برانچ ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی

021-32780337، 021-34234476، Fax: 021-32780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

اپیل کنندگان

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
امیر مرکزیہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
نائب امیر مرکزیہ

صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ